دیباچہ

ہماری حالتوں پر افسوس ہے کہ ہم نے اپنی غفلت اور بے توجہی سے تمام علوم و فنون کو کھو دیا۔ جو قومیں آج معراج ترقی پر آفتاب بنکے چمک رہی ہیں۔ وہ سب ہمارے علوم قدیمہ کی خوشہ چین ہیں۔ جو مضمون میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور جس فن کی یہ کتاب ہے۔ اُسکا مخزن یہی سرزمین ہند ہے۔ مگر بہت سے لوگ جانتے بھی نہیں کہ مسمیرزم کیا چیز ہے اور قوت مقناطیسی یا حیوانی مقناطیس کیا بلا ہوتی ہے۔ خدا کی شان ہے۔ کہ ایک وہ زمانہ تھا جب کہ ہمارے بزرگ اس فن میں (جبکہ تمام دنیا میں جہالت پھیلی ہوئی تھی۔ اور ہمارا ہندوستان ہی علوم فنون اور تہذیب سے مالامال تھا) اعلےٰ درجہ کے ماہر اور کامل تھے۔ یا آج وہ دن ہے کہ وہی علوم ہمارے سامنے اجنبی ہوکر آرہے ہیں۔ اے مقدس ہند کے رہنے والو خواب غفلت سے بیدار ہو۔ اپنی کھوئی ہوئی دولت کو پھر حاصل کرو۔ محنت اور کوشش سے سب کام ہوسکتے ہیں سستی اور کاہلی سے تم ہل کر پانی بھی نہیں پی سکتے۔ بس بہت آرام کیا اب بیدار ہو جاؤ۔ کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ مسمیرزم کی اصل سنسکرت ہے اور اُسی سے اس کا اختراع کیا گیا ہے؟ میں آگاہی کے لئے صرف اسقدر لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ یہ قدیم علم ہے اور پہلے زمانہ میں خاص اہل ہند ہی سے واقف تھے۔ ہزارہا اسرار اور کرامات ان لوگوں سے ظہور میں آتی تھیں۔ اور اس کے جاننے والے بہت رشی منی گذرے ہیں۔ جو نہایت

عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ زمانہ کی کثرت انقلاب اور لوگوں کی کم توجہی سے اس شریف فن کی کتابیں معدوم ہو گئیں۔ اور کچھ ایسا پردہ پڑا کہ ہماری نظروں سے بالکل ہی غائب ہو گئیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ اولوالعزم سیاحان یورپ نے فنون قدیمہ کی کتب کو ڈھونڈ نکالا۔ اور اس بیش بہا دولت کو اپنے ملک میں لے گئے۔ سنسکرت میں اس علم کی جسقدر کتابیں تھیں۔ سب دانشمندانِ یورپ کے ہاتھ لگیں۔ اور انہوں نے از سر نو بیجان جسم میں روح پھونکی +

مقناطیس حیوانی کی اصطلاح ایک لطیف قوت کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔ جو انسان کے اندر موجود ہے۔ چونکہ اسکا اثر خاص خاص آدمیوں پر خصوصاً سونے والوں پر ویسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا مقناطیس سے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اگرچہ مقناطیس حیوانی کے مضمون پر بہت کچھ لکھا گیا۔ اور یہ بات مسلمہ ہے۔ کہ ایسی طاقت انسان کے اندر موجود ہے۔ لیکن بہت سے ایسے حضرات بھی موجود ہیں۔ جو باوجود ہوشیار ہونے اور علم جاننے کے اس زبردست قوت کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔

عوام الناس ہی اس قوت کے منکر نہیں۔ بلکہ افسوس ہے کہ بعض سائینس دان اور خصوصاً طبابت پیشہ بھی جو بہ نسبت اور لوگوں کے اس سے زیادہ منتفع ہو سکتے ہیں۔ اس عجیب سائینس کے وجود کے منکر ہیں۔ اس سوال کا جواب دینا نہایت دشوار ہے۔ کہ کیوں طبیبوں کے تعصب نے عرصہ دراز تک اسی پیشہ کو اس بیش قیمت ذریعہ سے محروم رکھا ہے۔ جس سے امراض کو جلد شفا ہو جاتی ہے؟ سوائے اس کے ہم اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ نادانی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ ایک عجیب بات اور دیکھنے میں آتی ہے۔ جب مسمیرزم کو عام جلسہ میں لایا جاتا ہے۔ یا طبیب سے کوئی نیک اعتقاد مریض مشورہ لینا چاہتا ہے کہ یہ تدبیر معقول طور سے عمل میں آ سکتی ہے یا نہیں تو اسکو طنز کے ساتھ ہٹا دیا

جاتا ہے۔ اور نفرت انگیز۔ جھوٹ۔ دھوکا اور نظر بندی وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر میری رائے میں ایسے دقیق مضمون کے ساتھ یہ برتاؤ کرنا جو مریض کے حق میں بلاشک بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ واقعی اصول سائنس کے خلاف اور کمال بے عقلی کی بات ہے۔ میں ایسے لوگوں کی تسلی کیواسطے ایک صاحب کے تجربات کا اقتباس کرتا ہوں۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے سوزش والے مریضوں کا علاج کیا ہے جن میں وجع المفاصل والے مریض بھی تھے۔ جبکہ معمولی دستی مالش کا عمل ناممکن تھا۔ کیونکہ عضو ماؤف بہت ذکی الحس تھا۔ لیکن جہاں سوزش والے عضو کو آہستہ آہستہ تھام سکتے تھے۔ اس کی حس رفتہ رفتہ اتنی کم ہو گئی کہ مینی پولیشن (دستی مالش) کی کاروائی تھوڑی تکلیف سے یا بلا تکلیف کے عمل میں آسکتی ہے۔ میں بخوشی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس قسم کے ہر ایک مریض کو جہانتک مجھ کو یاد ہے۔ بہت جلد آرام حاصل ہو گیا۔ میں نے اکثر چھوٹے دنبلوں کو معدوم کر دیا۔ اور ایک مریض کا بڑا کاربنکل (پھوڑا) جسمیں پیپ بھی پڑ گئی تھی۔ مینی پولیشن کی کاروائی سے چند روز بعد نیست و نابود کر دیا۔ مقناطیسی قوت ہر ایک عضو کو بے حس و حرکت کر سکتی ہے۔ ایک دفعہ ایک مریض کے دو انگوٹھے تھے۔ اور وہ ایک کو کٹوانے کے لئے شفاخانہ میں گیا۔ وہاں ڈاکٹر نے اسکا ایک انگوٹھا کاٹ دیا۔ مگر اس کے کٹنے سے مریض شدت درد کی وجہ سے بیتاب ہو گیا۔ جب انگوٹھے کی طرف میں نے آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرا۔ (چھوا نہیں) تو اسکا درد چھ یا آٹھ گھنٹہ تک بالکل بند ہو گیا۔ اور جب درد پھر شروع ہوا تو یہی کاروائی پھر کی۔ اس کے بعد جب تک انگوٹھا بالکل اچھا نہ ہو گیا۔ کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ اسی طرح ایک مریض کو دائمی قبض تھا۔ اس نے ہزاروں دوائیاں استعمال کر ڈالیں۔ اور سینکڑوں روپیہ برباد کر دیا۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔ صرف دو تین دن تک میں اسے مقناطیسی

اثر کا پانی پلا تا رہا تمام شکائیتیں جاتی رہیں۔ اور اجابت بلا تکلف ہونے لگی۔ پانی میں اثر پہنچانے کی ہیں یہ ترکیب کرتا تھا۔ کہ پانی کے بھرے ہوئے گلاس کو (جو مریض کے ایک مرتبہ پینے کے مقدار ہوتا تھا) بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس پر پھیلا کر رکھتا تھا۔ جن کے پوروے نیچے کو ہوتے تھے۔ اور اس ترکیب کو تین سے پانچ منٹ تک کرتا تھا۔ اتنی دیر میں پانی کے اندر اس قدر اثر پہونچ جاتا تھا۔ کہ جس سے صحت ہونی یقینی امر تھا۔

گو اس اسمانی علم کی کراماتوں پر بہت لوگ یقین نہیں کرتے۔ مگر وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔ کہ جب مسمیرزم کا تمام روئے زمین پر تسلط ہوگا۔ اور کوئی سوائے اس کے اور دوسرے طریقوں سے علاج کرانا پسند نہ کرے گا۔ تمام تکالیف اور بیماریاں اس سے رفع ہوا کرینگی +

نیاز مند مترجم

پہلا باب

قوت مقناطیسی کے ثبوت میں

ناظرین کو معلوم ہو کہ ہر قسم کے حیوانات چرند پرند اور جملہ حشرات الارض اور پانی میں رہنے والے جانور قوت مقناطیسی رکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اپنی قوت جوہریہ کا استعمال کرتے ہیں۔ کہ جس سے انسانی قوت جاذبہ ثابت ہوتی ہے +

مقدس کتابوں میں اس قسم کی بیشمار روایتیں مذکور ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض خاص حیوانات نے اپنی قوت مقناطیسی (رجوع کرنے والی قوت) کو بچوں عورتوں اور کمزور مردوں پر آزمایا ہے۔ اور یہ تمام روائتیں سچی اور تحقیق ہیں۔ کیونکہ جب اس قسم کی مثالیں ہم آجکل بھی دیکھتے ہیں۔ اور مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ان پرانے واقعات کو غلط تصور کریں؟

علاوہ ازیں اور بہت سے سچے واقعات سے ثابت ہے۔ کہ انسان اس قوت کے ذریعہ سے سرکش حیوانوں درندوں اور وحشی جانوروں کو اپنا مطیع اور تابعدار کر سکتا ہے۔ شاید آپنے بھی اس قسم کے قصے سُنے ہونگے۔ کہ فلاں درویش یا ولی یا رشی کے شیر تابع تھا۔ اور زہریلے سے زہریلے سانپ کو پکڑ لیتے تھے۔ مگر وہ انکو کوئی نقصان نہ پہنچاتا تھا۔ ایک بزرگ کے احوال میں لکھا ہے۔ کہ وہ شیر پر سواری کیا کرتے تھے تو کیا آپ اُس کے صحیح تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ سچ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ انسان میں ایسی قوت جاذبہ موجود ہے۔ جس سے

وہ درندوں کو اپنا فرمانبردار بنا سکتا ہے۔ اور اُسی کا نام قوت مقناطیسی ہے۔

بعض وحشی قوموں اور بعض حیوانوں میں یہ ایک طبعی خاصیت ہے۔ کہ جب ان میں سے کسی کو کوئی مرض لاحق ہو جائے۔ تو وہ اپنے ہم جنسوں کا درد و تکلیف رفع کرنے کے لئے اُسکو مس کرتے یا اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرتے یا رگڑتے ہیں۔ اور اس ملامسہ کے ذریعہ سے مرض دُور ہو جاتا ہے۔ کیا اب بھی ہم قوت جاذبہ کے درست ماننے سے انحراف کر سکتے ہیں۔ اگر قوت مقناطیسی یا قوت جاذبہ کوئی چیز نہیں تو صرف چھونے اور رگڑنے سے کیوں درد رفع ہو جاتا ہے؟ اور کیوں تکلیف جاتی رہتی ہے؟ بس ماننا پڑتا ہے۔ کہ مقناطیسی قوت کوئی چیز ہے۔ اور انسان کیا بلکہ تمام حیوانات میں موجود ہے۔ اور قدرت کے اس بے بہا عطیہ سے کوئی بھی محروم نہیں۔ کیونکہ یہ بات پورے طور سے پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ یہی قوت اصل اصول تندرستی ہے۔ مریض اور ناطاقت آدمی اپنے سے قوی پر کبھی زبردست اثر نہیں ڈال سکتا۔ مگر تندرست شخص بیمار آدمی پر ڈال سکتا ہے۔ بڑے بڑے محققوں نے یہ امر تحقیق کیا ہے۔ کہ جب طاقتور یا کمزور یا تندرست اور بیمار یا بوڑھے اور جوان ایک جا جمع ہوتے یا ملکر سوتے ہیں۔ تو ناتواں و کمزور شخص قوت پاتا ہے۔ اور قوی شخص کی حرارت غریزہ اُس میں اثر کرتی ہے۔ یعنے کمزوریوں کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

پہلے زمانہ میں اکثر ایسے فال گو اور حکماء ہو گذرے ہیں۔ کہ جہاں انہوں نے مریض کے جسم کو چھوا یا جسم پر ہاتھ پھیرا مریض تندرست ہو گیا۔ متقدمین کے اس طرح بیماروں کو شفا دینے اور اُن کا درد کھو دینے میں کوئی شک نہیں۔ اور وہ ہاتھ پھیر کر نیند اور بے ہوشی بھی طاری کر دیتے تھے

اور بعض اُس کو سحر یا جادو کے مرتبوں سے ظاہر کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے وہ دوسرے لوگوں پر فوقیت رکھتے تھے۔ گو اس طریق سے قوت جاذبہ مقناطیسی ظاہر تھی۔ لیکن وہ لوگ یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ غلبہ اور تاثیر اس کی کیا چیز ہے۔

تمام قدیم کتابوں کے علاوہ انجیل بھی قوت مقناطیسی کی شاہد ہے اور اس میں اکثر مقامات پر ذکر ہوا ہے۔ کہ اس قوت کے ذریعہ سے درد رفع کیا۔ اور بیمار کو صحت دیگئی چنانچہ انجیل کی پانچویں گیارھویں آیت میں ذکر ہے۔ کہ نقصان کا برص ملامسہ کے ذریعہ سے رفع کیا گیا۔ اور اسی طرح مسمیریزم کی اصلیت کئی طریق سے ظاہر کی گئی ہے۔ مثلاً تعبیر گوئی ہاتھ سے مس کرنے۔ پاک ارواح سے دوستی رکھنے اور آسمان کا دروازہ دکھلا دینے وغیرہ وغیرہ سے اور کلہ روائینس بھی ( ) کہ قوت جاذبہ کے درجوں میں سے ایک درجہ ہے کہ جس میں پہنچکر انسان تمام دنیا کا حال جان سکتا ہے۔ بہت سی روایتوں اور مختلف طریق سے ظاہر ہے مثلاً گذشتہ واقعات صحیح صحیح بیان کر دینا یا آئندہ زمانہ کی خبر دینا۔ اگرچہ اس سے پہلے قوت جاذبہ کا وجود لوگوں پر مخفی تھا۔ لیکن جس زمانے سے کہ یہ ظاہر ہوئی ہے۔ اب تک یورپ وامریکہ میں ہزارہا واقعات ایسے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ جن سے اُس کی صحت اور اُسکا جسم پر غلبہ اور تاثیر اور سبب ازالہ مرض پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے۔ اور ہر ایک شخص نے اس علم میں اپنے اندازہ اور شعور کے موافق مہارت پیدا کر لی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نتائج مکنا نزم ( ) یعنی قوت جاذبہ اور کلرد ائینس ( ) یعنی وہ حالت جس میں آدمی ماضی اور مستقبل کا حال بیان کرے۔ اس

لحاظ سے کہ جو کچھ بھی برائی بھلائی واقع ہوئی یا ہو۔ واقع پیش ہونے کے پیشتر بیان کر سکے۔ اُس قوت کے ثبوت کی پوری دلیل ہے بس اسی لیے قوت مقناطیسی اور مسمریزم کے دعوے غیر معقول اور خلاف اصول نہیں ہیں۔ جسکا ایک معمولی ثبوت یہ ہے۔ کہ ادنےٰ درجہ سے لے کر اعلےٰ درجہ تک ہر قسم کی عجیب بات اس قوت کے ذریعہ سے ظہور میں آئی ہے۔ جنکا ذکر بخوف طوالت قلم انداز کیا جاتا ہے اور صرف اس قوت کی حالتیں اور قسمیں لکھی جاتی ہیں۔ مثلاً سوم نمبیولزم

یعنی انتقال نومی۔

کیلیپسی (صرع)

سنکوپ (یعنی جس حالت میں سکون قلب پیدا ہوکر مردہ کی مانند بحس وحرکت ہو جاتا ہے۔)

ٹرنس (حالت غشی و بے ہوشی)

سوم نیپزم (خواب گراں)

غالباً اس قدر بیان کرنے کے بعد ناظرین کو کچھ شک وشبہ نہ رہا ہوگا لہذا ہم اب وہ طریق عمل معرض تحریر میں لاتے ہیں۔ جن سے اس قوت کا استعمال کرنا معلوم ہو جائے۔ منجملہ ان کے دو طریق بہت سہل اور

---

(۱) یہ ایک قسم کی نیند ہے۔ کہ جس میں سونے والا عجیب غریب کام کرتا ہے۔ چنانچہ بھاگتا دوڑتا ہے اور ایسے کام کرتا ہے کہ جو بیداری اور ہوشیاری میں اس سے نہ ہو سکیں کبھی ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ اس نیند والا شخص ایسی دیواروں پر آسانی سے چلا گیا ہے۔ جنپر وہ جاگنے کی حالت میں نہیں چل سکتا تھا اور خوبی یہ ہے کہ دیکھنے والا بھی گمان نہیں کر سکتا۔ کہ آیا اس کو خواب کا غلبہ ہے یا بیدار ہے۔ ہاں صرف وہی شخص پہچان سکتا ہے۔ جو اس کے پاس رہتا ہو۔ اور اس کی حالت سے آگاہ ہو۔

آسان ہیں۔ جو بعض پرانی کتابوں میں دیکھے اور تجربہ کئے گئے ہیں جن
میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آٹھ نو سال کے بچے کو دوزانوں بٹھا کر ع۱
مقابل میں ایک صاف شفاف آئینہ رکھدیں۔ اور لڑکے کو تاکید کریں
کہ وہ آئینہ کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھتا رہے۔ اور کسی دوسری
طرف متوجہ نہ ہو۔ نہ پلک جھپکائے۔ اس وقت عامل اپنے دونوں
ہاتھوں کو بچے کے چہرہ کے برابر سے آہستہ آہستہ آئینہ تک لیجائے
جب کوئی آدھ گھنٹہ تک اسی طرح متواتر عمل کیا جائیگا۔ تو بچے
پر ایک خواب کی سی حالت طاری ہو جائیگی۔ اُس وقت جو کچھ بھی
عجیب وغریب سوال اس بچے سے دریافت کروگے۔ ان کا جواب
شافی پاؤگے۔

دوسرا طریق اس عمل کا یہ ہے۔ کہ اگر تم چاہو کہ کسی شخص پر حالت ع۲
غایب بینی طاری ہو تو ایک صاف شفاف بلور کا پیالہ پانی سے
بھر کر معمول کے سامنے رکھو۔ اور اُس سے کہو کہ وہ بنظر تعمق و
حضور قلب اس پیالہ کی طرف دیکھتا رہے۔ اس کے بعد سنگ مقناطیس
کے دو ٹکڑے اس کے دونوں ہاتھ میں دیدو۔ اور ہاتھوں کو اپنے سینہ
کے ساتھ چپٹا لے۔ امید ہے۔ کہ کوئی دو گھڑی میں اُس شخص پر ایسی
حالت طاری ہوگی۔ کہ جو شخص بھی اُس سے استفسار حالات
گذشتہ وآئندہ یا اشیاء مخفیہ کا کرے گا۔ وہ بتلا دیگا۔ بس اس سے
معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ علم زمانہ سابق سے ہے۔ لیکن کسی نے اس کی تشریح
نہیں کی۔ محو اور بیحس کر دینے کی طاقت جو مشہور خوش کلاموں۔ گویوں
شیریں کلام واعظوں کو حاصل ہے۔ وہ سب اسی مقناطیسی قوت کا اثر
ہے۔ وہ لوگ اپنی زبردست طبیعت سے کمزور طبیعتوں پر اثر پہنچاتے
ہیں۔ غالباً ناظرین مشہور گویہ بیجو باورے سے ناواقف نہ ہونگے کہ اسکا

گانا سنکر انسان بیخود ہو جاتا تھا۔ تو کیا یہ اثر مقناطیسی قوت کے لئے کافی دلیل نہیں؟

یونانی و مصری بُت پرست رمالوں اور پیشین گوئی کرنے والوں یا اعلےٰ درجہ کے عقلمند اشخاص کی نسبت جو کچھ فوق العادت باتیں کُتب تواریخ میں درج ہیں۔ یا اس زمانہ کے حکمار کی نسبت جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بعد کی خبریں بیان کر دیتے تھے۔ اور عالم رویہ میں مختلف حالات معلوم کر لیتے تھے۔ تو ان باتوں کو ہم غلط نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اب ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص پر حالت کلیروائینس طاری ہو۔ وہ گذشتہ و آئندہ باتوں کو معلوم کر لیتا ہے۔ پھر پہلی باتوں کو کیوں نہ تسلیم کر لیں۔

حیوانی طبقہ کے اکثر افراد میں پیش بینی کا ایسا مادہ رکھا گیا ہے جو بعینہ انسانی مسمریزم کے مطابق ہے۔ گویا مسمریزم کے وجود کا ثبوت نہ صرف اشرف المخلوقات انسان سے بلکہ بے زبان حیوانات سے بھی ملتا ہے۔ چیونٹیاں موسم سرما کی آمد سے پہلے معلوم کر لیتی ہیں کہ ہاں اب جاڑا آنے والا ہے۔ اور وہ سامان کر کے سوراخوں میں پناہ گزیں ہو جاتی ہیں۔ تین چار ماہ تک نہیں نکلتیں۔ تو کیا اس سے اُن کی پیش بینی ثابت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اور بہت سے جانور ہیں۔ جن میں یہ مادہ بڑی قابلیت سے موجود ہے۔ غالباً اب کوئی شخص نہ ہوگا جو قوت جاذبہ کی تاثیر کا منکر ہوگا اور اس طاقت کے نتائج ظاہر ہونے پر انکار کرے۔ مگر شاید وہ شخص ہمارے قول کی تصدیق نہ کرے۔ جس نے اس عمل کے تجربہ اور تحقیق میں اب تک سستی برتی ہو۔

یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچ گئی ہے۔ کہ انسان کے بدن کی رگیں دو قسم کی ہیں۔ ایک متحرک جنکو انگریزی میں موشن وین کہتے ہیں۔ اور

دوسری موثر یعنی اثر محسوس کرنیوالی جنہیں انگریزی میں سن شیئن دین کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ قوت جاذبہ کے اثر سے پیدا ہیں۔ اور دونوں قسم کی رگیں بدن کے مختلف حصہ سے اصل زندگی رجوہر حیات اکو جذب کرتی اور اثر پہنچاتی ہیں۔ اور اس طرح رگوں کے جوہر حیات کھینچنے اور اثر پہنچانے سے بیشمار مدارج اور نتیجے مقناطیسی قوت اور مسمریزم کے ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے بیخبری کی نیند خواب و بیداری کی حالت موت وغیرہ اتنا لکھنے کے بعد غالباً کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی ہوگی۔ اس لئے ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور ضروری ہدایات درج کرتے ہیں۔

دوسرا باب

معمول کی شناخت

جاننا چاہیئے کہ بنی نوع انسان میں سے ہر فرد و بشر پر قوت جاذبہ کا اثر پڑ سکتا ہے۔ لیکن مختلف اسباب کے باعث ہر ایک شخص پر اس کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ کس واسطے کہ ہر ایک شخص میں اس کے کمال پر پہنچنے کی قابلیت نہیں۔ تاہم جو شخص اسکے بھید دل سے مطلع ہونا چاہے۔ اُسے دو امر ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ ایک تو یہ جاننا کہ کون سے لوگوں پر قوت جاذبہ کا اثر جلد ہوتا ہے۔ دوسرے اس کا پہچاننا کہ کون سے شخص لائق ہیں۔ کہ جو علم مقناطیسی کا اعلےٰ درجہ حاصل کریں۔ یعنے کن لوگوں میں کمال پہ پہونچنے کی قوت ہے۔

ایسے شخصوں کے پہچاننے کا طریق کہ جن میں قوت جاذبہ جلد اثر

کرے یہ ہے۔ کہ عامل کچھ آدمیوں کو یکجا بٹھا کر اُن سے کہے کہ اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھاویں۔ اس طرح سے کہ ہتھیلیاں اوپر کو رہیں۔ اس کے بعد عامل اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو اُن کی پیشانی کے محاذ میں رکھ کر چند مرتبہ علی التواتر اوپر سے نیچے کی طرف کو لاوے۔ معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان میں سے کون سے شخص پر قوت جاذبہ کے عمل نے جلد اثر کیا۔ پس جس شخص پر جلد اثر کر سکے وہی بہترین معمول ہوگا۔ اور اُس کے اثر کے پہچاننے کی علامت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے جسم میں مختلف علامات دیکھیگا۔ کسی کو گرمی محسوس ہوگی کسی کو سردی۔ کسی کے بدن میں رعشہ سا پڑ جائیگا۔ پس جس شخص میں ان علامتوں میں سے ایک نہایت زور کیساتھ معلوم ہو اسی پر قوت مقناطیسی جلد اثر کریگی۔ اس طریق سے ہر شخص کا مادۂ قابلیت عمل کے تاثیر کرنے کی نسبت معلوم ہو جاتا ہے۔ دوسرے عمدہ معمول کے پہچاننے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو لوگ خوش مزاج ہوں۔ بال ملائم اور آنکھیں بڑی ہوں۔ خط وخال عمدہ ہوں۔ وہ اچھے معمول بن سکتے ہیں۔ اسی طرح جن کی تندرستی خراب ہو۔ جسم کمزور ہوں دیا کوئی بیماری ہو۔ فوراً مقناطیسی اثر قبول کر لیتے ہیں۔

معمول عامل کی بہ نسبت کم عمر ہو۔ اور کمزور بھی اور اُس کی طبیعت بھی عامل کی طبیعت کے مخالف ہو یعنی اگر عامل حلیم بردبار ہے تو معمول اُس کے برعکس۔ بسواسطے کہ اس قوت کا اثر اس معمول پر پہنچنا دشوار ہے جسکا مزاج عامل کے مزاج کے موافق ہو۔

اگرچہ اب تک کوئی قاعدہ کلیہ قرار نہیں پایا کہ جس کی بنا پر ہم یہ کہہ سکیں۔ کہ فلاں شخص پر سہولیت سے اثر ہوگا۔ اور فلاں شخص پر مشکل سے لیکن تاہم عمومیت کے لحاظ سے جو لوگ مفید ہیں وہ بیان کر دیئے گئے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک عامل جو اس عمل کی مہارت تامہ رکھتا ہے

ہر چند کوشش کرے مگر معمول پر کوئی اثر نہ ہو۔ لیکن اسی وقت دوسرا تھوڑی سی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ نازک طبیعت والے شخص پر اثر نہ ہو۔ اور جسیم پر ہو جائے تو اس سے بد دل نہ ہو جانا چاہیے۔ بلکہ عامل کو چاہیے کہ اس وقت تک اپنی کوشش کو جاری رکھے۔ جب تک کہ کوئی عمدہ معمول دستیاب نہ ہو جائے۔

جو قاعدے کہ بیان کئے گئے ہیں۔ انکو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ باوجود ان کے بھی اگر کسی شخص پر اثر نہ ہو تو عامل کو لازم ہے۔ کہ کمال اطمینان و استقلال کے ساتھ اپنا اثر پہنچانیکا سلسلہ جاری رکھے۔ امید ہے کہ پھر کوئی شخص بغیر متاثر ہوئے نہ رہ سکیگا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ کارگذار اور پختہ دماغ والے لوگ اچھے معمول نہیں ہوتے اگر تم کو معمول اچھا ملجائے۔ تو تمہاری محنت کا انجام زیادہ اچھا ہوگا۔ اسکا کوئی مضایقہ نہیں کہ تندرستی کے لحاظ سے تم میں اور اس میں بہت فرق ہے۔ ہاں زیادہ باتونی شخص پر مشکل سے اثر ہوگا۔

اگر تم کسی ہوشیار عامل سے دریافت کرلو کہ کونسا شخص اچھا معمول بنیگا۔ تو اور بھی عمدہ ہو۔ کیونکہ اعلےٰ درجہ کا عامل اس بات کو آسانی سے بتلا سکتا ہے

تیسرا باب

عامل کیلئے چند ضروری باتیں

اگرچہ ہر شخص اپنی قوت جاذبہ کا اثر دوسرے پر پیدا کر سکتا ہے لیکن جاننا چاہیے کہ جس شخص میں طاقت زیادہ ہے۔ اسکا اثر بھی دوسرے پر قوی ہوگا۔ عامل کے لیے تندرستی بھی شرط ہے۔ اور وہ خود بھی اپنی ذات میں موثر ہونے کی خاصیت رکھتا ہو۔

جس وقت کہ معمول کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ ہوشیار رہا اور دلیر ہو۔
اگرچہ قوت مقناطیسی کا ہر انسان میں مرد ہو یا عورت برابر موجود ہونا ثابت
ہے۔ لیکن اس علم کے عالموں نے مختلف وجوہات کے باعث مناسب
جانا ہے۔ کہ جس وقت معمول عورت ہو۔ تو عامل بھی عورت ہی ہونا بہتر
ہے۔ اگرچہ مرد دونوں (عورت مرد) پر اس قوت کا اثر پیدا کر سکتا ہے۔
لیکن مناسب وہی ہے۔ ہاں اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ عامل
و معمول آپس میں میاں بیوی ہوں۔ بلکہ شوہر کے لئے بیوی اور بیوی
کے لئے شوہر بہتر عامل ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو قواعد اور علامتیں جو ہم
عامل و معمول کی بیان کر آئے ہیں۔ وہ تمام ان میں موجود ہوں۔ نوعمر
لڑکی کے لئے اس کی ماں یا بہن اور ایک نوعمر لڑکے کے لئے اس کا کوئی
قریبی رشتہ دار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خون کا تعلق جسمانی ہمدردی سے بہت
جلد رسائی کر لیتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو معلومات عامل کے حق
میں مفید پڑتے ہیں۔ وہ علم قیافہ اور کاسۂ سر کی واقفیت ہے۔

باب چہارم

معمول کیلئے باتیں

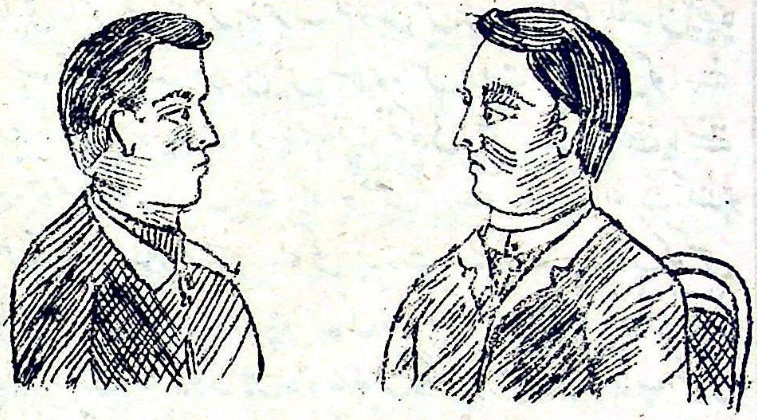
مبتدی معمول کو چاہیئے کہ صرف ایک خاص شخص کو عامل قرار دے
جب ایک سے زیادہ اشخاص اپنا عصبی جوہر ایک معمول کے دماغ میں
داخل کرکے واپس لیتے ہیں۔ تو اس کی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی یا زائل
ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو تم اپنا دوست نہیں سمجھتے اُسے ہرگز عامل مت بناؤ۔
اگر کوئی بیمار ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے مرض کے دفعیہ کیلئے کسی کو عامل قرار دے

تو چاہیے کہ اس شخص کو عامل بنائے جس پر وہ اعتماد رکھتا ہو۔ اور اپنا دوست جانتا تھا۔ اور اگر علیل یا بیمار عامل کے تصرف میں آؤ گے۔ تو یقیناً عامل کی بیماری کا اثر تمہارے جسم میں سرایت کر جائیگا۔ اور وہی مرض تمہیں لاحق ہو جائیگی۔ اس صورت میں نہ صرف تم کو بلکہ اس کی ذات کو بھی نقصان پہنچیگا جبکہ وقت تم غصہ اور رنج میں مبتلا ہو۔ اس وقت کسی عامل کو اپنے اوپر اثر مت ہونے دو۔ یا جس وقت تم کوئی ایسی بات دیکھتے یا سنتے ہو۔ جو تم کو ناگوار گذرتی ہے۔ اور جو شخص تم سے مخالفت یا نفرت رکھتا ہو اس کو اپنے اوپر اثر پہنچانے کی اجازت مت دو۔ اپنے آپ کو کسی عامل کے حوالے کرنے سے پہلے اس کی عادات و خصایل کا امتحان اخلاقی کر لینا ضروری ہے۔ کیونکہ بعض اوقات عامل لوگ اثر میں ایسا خراب اخلاقی اثر پہنچاتے ہیں کہ جس سے معمول کی عادات و خصایل طبیعت و حواس اور خیالات ضرور بدل جاتے ہیں۔ اور مزاج کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

پانچواں باب

معمول پر قوت مقناطیسی کی عمل کا طریق

عامل کو چاہیے کہ معمول کو پہلو میں یا برابر کرسی پر بٹھائے۔ یا آرام سے کوچ یا آرام کرسی پر لٹائے۔ اور اپنے آپ معمول کے مقابل میں اطمینان کے ساتھ بیٹھے۔ اور معمول کو تاکید کرے۔ کہ وہ اپنا دھیان بالکل عامل کی طرف رکھے اور قوت جاذبہ کے اثر کے لئے جو اس میں پیدا ہو۔ قبول کرنے کے واسطے اپنی طبیعت کو چھوڑ دے۔ عامل و معمول دونوں کے لئے حضور قلب شرط ہے۔



جس وقت کہ عامل اور معمول دونوں ایک دوسرے سے نظر لڑائیں جیساکہ تصویر سے ظاہر ہے۔ تو عامل معمول کے ساتھ کی انگلیوں اور انگوٹھوں سے اپنی انگلیاں انگوٹھے اس طرح ملالے کہ اُس کا دایاں ہاتھ معمول کے بائیں ہاتھ میں ہو۔ اور بایاں دائیں میں ہو اور اپنے پاؤں کو معمول کی کرسی پر اس طریقہ سے رکھے کہ اگر معمول چاہے تو اپنے بازو عامل کے زانوؤں تک پہنچا سکے۔ معمول کے انگوٹھوں کو اسوقت تک پکڑے رہنا چاہیئے۔ کہ عامل و معمول دونوں کے ہاتھ کی گرمی برابر ہو جائے۔ اور یہ گرمی کی مساویت ایک منٹ سے دس منٹ تک کے عرصہ میں ہو جائیگی ؂





جب گرمی مساوی ہو جاوے آہستہ سے عامل معمول کے ہاتھ چھوڑ دے۔ اور اس وقت مقناطیسی کاروائی شروع کرے۔ یعنے اپنے ہاتھ معمول کے سر پر لیجائے۔ اس طریق سے کہ ہتھیلی سے معمول کی کنپٹیاں چھپ جائیں۔ اور انگلیوں کے سرے اُس کے سر پر ہوں۔ یا اپنے ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے۔ کہ ہتھیلیاں آنکھوں کو چھپا لیں۔ اور انگلیاں اُس کے بالوں پر ٹھہر جائیں۔ اب عامل و معمول کو چاہئے کہ اپنی اپنی پیشانیاں ایک دوسرے کی طرف جھکائیں۔ اور تھک نہ جانے کی غرض سے اپنی اپنی کہنیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیویں۔ اور ساتھ ہی ساتھ عامل اُس کے سر پر اسی طرح بوجھ ڈالتا رہے۔ جب تک کہ اُس کے پپوٹے بھاری ہو کر بے اختیاری سے بند نہ ہو جائیں۔

جاننا چاہئے کہ معمول خواہ کیسا ہی قوی کیوں نہ ہو عامل کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ جس وقت عامل اپنے

کام میں مستعد اور دلیر ہوگا۔ یعنے استقلال کے ساتھ کوشش کریگا تو کوئی وجہ نہیں کہ معمول متاثر ہوئے بغیر رہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ وہ صرف پانچ ہی منٹ میں غافل ہو جاے۔ یا اس پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کے لئے پانچ جلسے کرنے پڑیں۔ اور ہر جلسہ میں نصف گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقفہ لگے غرضیکہ جب عامل اپنے معمول کی اس ترکیب سے آنکھیں بند کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تو فوراً اپنے ہاتھ اُس کی کنپٹی سے ہٹالے۔ پھر اپنی انگلیاں کشادہ کرے۔ تھوڑی دیر تک اسکی آنکھوں اور پیشانی اور چوٹی اور پہلو اور گدّی کی طرف لے جائے پھر اسکے چہرہ اور سینہ اور معدہ کی طرف اگر عامل نے یہ ابتدائی مدارج ٹھیک ٹھیک طے کرلئے اور صبر و دلجمعی کے ساتھ کام کیا تو یقین رکھے کہ مقناطیسی اثر اسکے جسم میں پہنچانے کا کام بہت عمدہ طور سے انجام پائیگا۔



دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا کر خود مقابل میں بیٹھے۔ اور اپنا سیدھا ہاتھ پنجہ کشادہ کر کے معمول کے سر سے پاؤں تک لیجائے۔ اور اسی طرح سے آہستگی کے ساتھ مکرر سہ کرر کرے۔ مگر ہاتھ معمول کے بدن سے نہ لگنے پائے۔ کیونکہ اُس سے عمل میں نقص واقع ہوتا ہے۔ اور جب ہاتھ سر سے پھیرتا ہوا نیچے کو لے جائے۔ تو رفتہ رفتہ انگلیاں سکیڑتا یعنے بند کرتا ہوا جائے۔ اسی طرح سے کہ پاؤں کے قریب جاکر بالکل مٹھی بندھ جائے اور پھر معمول کے سر کے برابر لاکر ہاتھ کھولکے اسی طرح آہستہ سے نیچے تک بند کرتا ہوا لیجائے۔



اور اس عمل کو بیس منٹ تک جاری رکھنے سے معمول پر خواب کا غلبہ طاری ہوگا۔ عامل کو چاہئیے۔ کہ اسوقت تک یہ عمل ترک نہ کرے۔ جب تک کہ معمول کی آنکھیں بالکل بند نہ ہو جائیں عامل دیر لگنے پر گھبرا نہ جائے۔ کیونکہ معمول کا جلد یا دیر میں متاثر ہونا ہی اُس کی قابلیت پر منحصر ہے۔

دوسرا طریق عمل کرنے کا یہ ہے۔ کہ عامل اور معمول دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں۔ اور دوسری طرف متوجہ نہ ہوں اسوقت اس طریق سے مقناطیسی عمل شروع کرے۔ کہ اپنے ہاتھ کو معمول کے سر سے لیکر پیر تک آہستہ آہستہ متواتر نیچے کو لائے لیکن اسکے جسم پر ہاتھ نہ لگنے پائے۔ ورنہ اُس سے عمل باطل ہو جائیگا اگر عامل اپنے کام میں مستعد اور دلیر ہوگا۔ تو اثر جلد ظاہر ہوگا۔

ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ عمل شروع کرنے کے وقت عامل معمول کے نزدیک بیٹھکر اسکے پاؤں کی بڑی انگلیاں اپنے ہاتھ سے پکڑ کے آہستہ آہستہ ملے اور مطمئن ہو کر نظر سے نظر ملائے۔ معمول کے لئے بھی حضور قلب شرط ہے۔ بہت سے لوگ اس طریقہ کو نہیں جانتے ہیں۔ اور اگر جانتے بھی ہیں۔ تو اس پر عمل نہیں کرتے۔ مگر درحقیقت اس میں ایک یہ فائدہ ہے۔ کہ نظر کے اثر سے جلد غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ اور مذکورہ بالا طریقہ میں بہت دیر تک ہاتھ اوپر سے نیچے لانے پڑتے ہیں۔ جب کہیں جا کر اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر عامل ہوشیار ہے۔ تو جس طریقہ سے چاہے عمل کرے کوئی بُرائی نہیں۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ دونو طریق سے عمل کرے۔ یعنے کبھی نظر سے کبھی ہاتھ کے اشارے سے۔ اور عمل کی تاثیر کا ظہور معمول کی قابلیت کے موافق ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو ایک ہی منٹ میں اور بعض وقت ایک

گھنٹہ سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے۔

اس عمل کے اثر کی علامت یہ ہے کہ معمول کی آنکھیں بند ہو جائینگی اور کھلی رہیں تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک پردہ کھچ جاتا ہے۔ کہ جس سے چیزوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ اگر اس کی آنکھیں خواب سے پھر ہوشیار ہو جائیں۔ یا اسکو نیند نہ آئے تو عامل پھر ایک آدھ گھنٹہ تکرار عمل کرکے اس پر اپنی قوت جاذبہ کا اثر کامل کر سکتا ہے۔ اور بار بار ایسا کرنے سے عامل اپنے معمول کو صحت بخش مقناطیسی حالت میں لے آئیگا۔

اس کی بیہوشی اوّل اوّل کسی قدر اصلی نیند کے مشابہ ہوگی اور جوں جوں عامل اپنی آزمائیشوں کو بلاناغہ کرتا رہیگا۔ وہ اُسی قدر ترقی کرتا جائیگا۔ مقناطیسی خواب کی ابتدائی حالت میں معمول کو تھوڑی دیر تک سوتے رہنے دینا بہت مناسب ہے۔ اور اس کی نیند میں خلل ڈالنا ٹھیک نہیں۔

سو جانے سے تھوڑی دیر بعد اثر واپس کھینچنے یعنے جگانے کی کارروائی شروع کرنی چاہیئے۔ اور اثر واپس لینے کا طریق عمل یہ ہے۔ کہ جس طور سے کہ پہلے عمل کیا گیا ہے۔ اب اسکے برعکس کرے یعنے پہلے تو ہاتھ کو سر سے شروع کرکے پیر تک کھینچتے ہیں۔ مگر اب یعنے اثر اتارنے کی صورت میں ہاتھ کو پاؤں کی طرف سے چہرہ کی طرف لیجائیں۔ یاد رکھو کہ اثر واپس لینے وقت تم اپنے معمول کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرو کہ وہ اتار دے اسلئے کہ اس سے معمول کو تکلیف پہونچتی ہے۔

جب تم چاہو کہ معمول سے خواب مقناطیسی کے عالم میں گفتگو کرو تو پہلے یہ سوال کرو۔ کہ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ یا تمہارا کیا حال ہے؟

اس صورت میں تین باتیں واقع ہونگی۔ یا تو وہ محض فراموشی کی حالت سے چونک پڑیگا۔ اور جاگتا رہیگا۔ یا بغیر جواب دیئے سو جائیگا۔ یا تمہاری بات کا جواب دیگا۔ اگر جواب دے تو سمجھو کہ وہ خواب میں سیر کی حالت کو پہونچ گیا ہے۔ اب تم معمول سے یہ سوال کرو۔ یعنے پہلے پوچھو کہ تمہاری حرکتیں اس کی طبیعت کے موافق ہیں یا نہیں اور وہ کوئی بہتر طریقہ تمکو بتلا سکتا ہے؟ دوم یہ کہ وہ کوئی ایسی بات خیال کر سکتا ہے؟ جسکا کہنا یا مشورہ دینا مفید ہو؟ سوم یہ کہ اسکو اپنا دماغ ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ اور کیا اس کے سر میں عقل و شعور ہے اور اگر ہے تو کس درجہ تک؟ چہارم یہ کہ وہ اپنے عامل کو پہنچانتا ہے اور معلوم کر سکتا ہے کہ عامل کی آنکھیں کہاں واقع ہیں۔ اور تم اس کی صفائی کس طرح زیادہ کر سکتے ہو؟ پنجم یہ کہ وہ تمہارے یا اپنے جسم کے اندر دیکھ سکتا ہے؟ اور کوئی چیز اُس میں سے بیان کر سکتا ہے؟ ششم یہ کہ وہ روحانی دنیا کا سفر کر سکتا ہے۔ اور کسی ہونیوالی بات کی خبر دے سکتا ہے؟ ہفتم یہ کہ وہ کہانتک سیر و سیاحت کر سکتا ہے؟ ہشتم یہ کہ وہ کتنے عرصہ میں تمہارے خیالات کو پہچان جایا کریگا۔ نہم یہ کہ وہ کتنی مدت میں اس قابل ہو جائیگا۔ کہ تمہارے دلی خیالات معلوم کر لیا کرے +

ان سوالات کے جوابوں سے تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ تمہیں اپنے معمول سے کس طرح باتیں کرنی چاہئیں۔ اور کس طرح تجربہ کرنا اچھا ہوگا۔ اور قبل اسکے کہ وہ ان باتوں میں مشتاق ہو جائے۔ تم کو استفسار کرنا چاہئے یا نہیں؟ جب تک معمول چین سے سوتا رہے اُسے سونے دو۔ لیکن جب وہ بیدار ہونا چاہے۔ تو اُسے جگا دو اور اگر تھکا ہوا معلوم ہو تو جاگنے کے بعد اُس سے یہ اصرار مت کرو۔

کہ جو کچھ اُس نے معلوم کیا ہے اُسے یاد رکھے۔

معمول کے بیدار کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ عامل معمول کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے ہاتھوں کو اوپر کی طرف زانوؤں سے بازو اور بازو وسے سر تک پھیر کر جلدی سے انگلیاں اس کے چہرے کی طرف لائے اور کہدے کہ جاگ اُٹھو۔

معمول کو دفعتاً اور عجلت کے ساتھ نہ جگائے۔ بلکہ کچھ دیر توقف کرے تاکہ وہ آرام کے ساتھ بیدار ہو۔

چھٹا باب

خواب مقناطیسی کے بیان میں

خواب مقناطیسی میں حواس باطنی بیدار ہوتے ہیں۔ جسم اور حواس ظاہری خواب میں۔ اسی وجہ سے بیہوشی طاری ہوتی ہے۔ یہ خواب اور بیداری کی حالت معمول کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی ہے۔ بلکہ صحت بخشتی ہے۔ اس حالت میں عامل اگر معمول سے کوئی سوال کرتا ہے تو معمول نہایت ادب اور ہوشیاری سے جواب دیتا ہے۔ اور اگر اس سے کہو کہ اٹھ کر چلا جاؤ تو وہ فوراً اٹھ کر آہستہ سے چلنے لگیگا خواب مقناطیسی ایسا ہوش پیدا کرتی ہے۔ کہ معمول پوشیدہ چیز کو معلوم کر سکتا ہے۔ حتےٰ کہ وہ اندھیرے میں باریک چھپے ہوئے حرفوں کو بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اُسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔

اگرچہ خوابیدہ معمول بعض اوقات وہ باتیں نہیں سُن سکتے۔ جو دوسرے آدمی اس جلسہ میں کریں۔ لیکن کبھی سنتے بھی ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ بمنزلہ ایک اندھے کے ہے۔ کہ جس کی آنکھیں تو بند ہوتی ہیں۔ اور چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اگر کوئی چیز اسکے ہاتھ میں دیجائے تو وہ چھوکر یا چکھکر یا سونگھکر اسکو شناخت کر سکتا ہے۔ بعض درجے خواب مقناطیسی کے ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔ کہ خوابیدہ معمول اس درجہ غافل ہوجاتا ہے۔ کہ اگر اسکے کان کے پاس بندوق بھی چھوڑی جائے تو اسے خبر نہ ہو۔ اور اس طرح کا بہرہ پن کرنا عامل کے ارادہ اور خواہش پر منحصر ہے۔

صاحب خواب (معمول) جسوقت کہ خواب میں جاتا ہے۔ جو سوال اس سے کیا جائے۔ فوراً جواب دیتا ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ صاحب خواب کی صورت اور آواز اور اطوار میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے۔ یعنی جسوقت کہ مقناطیسی خواب کا آغاز ہوتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص بہت تھکا ہوا۔ یا شراب پئے ہوئے یا نشہ کی حالت میں ہے۔ مگر جب اُسے آواز دیجائے تو اس طرح جواب دیتا ہے۔ جیسے عامل کو دیکھتا ہے۔ اگرچہ اُس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ لیکن اُس کا خیال وسعت رکھتا ہے۔ اور اُس کی رفتار سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کمال ادب اور تہذیب میں ہے۔ دوسرے تجربہ میں یہ بات بھی آئی ہے۔ کہ خوابیدہ کی آواز بہ نسبت دوسرے وقتوں کے ملائم ہوتی ہے۔ اور جب اس سے کسی دوست یا عزیز کا جس سے وہ جدا ہو گیا ہو ذکر کیا جائے تو اس حالت میں اسکی آواز دلسوز ہو گی۔

خواب مقناطیسی کے اعلے درجہ میں صاحب خواب میں ایک دوسری حالت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ یعنی اسکے رخسار چمکنے لگتے ہیں۔ اور

حالت وجد میں ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیتیں جو بیان کی گئی ہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ میں آئی ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ صاحبان خواب مقناطیسی تمام قوت حافظہ یکساں نہیں رکھتے۔ اور اس خواب والا شخص اس حالت میں اپنی طبعی حالت سے بالکل خارج نہیں ہو جاتا یعنے جب وہ اس خواب سے بیدار ہوتے ہیں۔ گوکہ واقعات اور آثار اس حالت کے بھول جاتے ہیں۔ لیکن اس خواب کے عالم میں اپنے ان واقعات کو کہ جو دوسرے وقت میں گذرے ہوں۔ ہوشیاری اور خبرداری سے بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ اس حالت میں اگر کسی شخص کا اس سے نام پوچھیں۔ تو جواب نہ دے۔ مگر اس شخص کے حالات بیان کر دے۔ اور جب اس شخص کا نام لیا جائے تو تصدیق کرے البتہ خود اسکا نام نے سکے۔ بلکہ اپنا نام بھی بھول جاتا ہے اور اپنے نام کے بدلے دوسرے کا نام لے دیتا ہے یا اکثر اپنے نام کے عوض عامل کا نام بتا دیتا ہے۔ حالانکہ اور ہر طرح سے عقلمندی اور ہوشیاری کی باتیں کرتا ہے۔ اور باوجود اسکے کہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن بعض چیزوں کو اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ جیسے وہ دیکھتا ہو۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ صاحب خواب کی آنکھیں بند ہوں اور وہ چاہتا ہے۔ تو انکو کھول کر چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ قوت لامسہ کے ذریعہ شئے کا حال بیان کرتا ہے اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شئے ایسی خواب والے شخص کی پیشانی یا سر کے پاس لائی جائے وہ اس کا حال بیان کرتا ہے۔ لیکن یہ مشکل ہے۔ کہ یہ مراتب خواب مقناطیسی کے پہلے ہی درجوں میں وقوع پذیر ہوں۔ کس واسطے کہ یہ اول درجہ کی روشنضمیری

جو خواب مقناطیسی کے اعلے درجوں میں سے ہے۔ اسمیں معمول تمام عالم کا حال معلوم کر سکتا ہے۔ خواب کی روشنی سے رازگوئی یک بیک حاصل نہیں ہو جاتی۔ جب تک کہ اعلے مدارج تک رسائی نہ ہو جائے اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بغیر اسکے کہ اسنے ادنے مدارج طے کئے ہوں صاحب خواب ایک دم ترقی کر کے روشنضمیری کے اعلے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ حالت اپنا ظہور نہایت حیرت کے ساتھ دکھاتی ہے چنانچہ اسکا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا جائیگا۔

مقناطیسی خواب والا شخص سوائے اپنے عامل کی آواز کے دوسری آواز نہیں سنتا۔ معلوم نہیں کہ یہ حالت عامل اس پر طاری کرتا ہے۔ یا خود ہی اس حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ ایک وقت معمول ہر کس کے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور دوسرے وقت ایسی حالت رکھتا ہے کہ کسی کی آواز نہیں سنتا۔ بعض وقت معمول اپنے عامل کی آواز بھی نہیں سنتا۔ جب تک کہ عامل اسکے چہرہ کو اپنی انگلیوں کے سروں پر اٹھا کر بات چیت نہ کرے۔

جس وقت خوابیدہ خود قابلیت رکھتا ہو۔ کہ ہر ایک شخص کی بات سُنے اور جواب دے۔ اگر عامل چاہے کہ معمول کسی کی بات نہ سُنے۔ تو اس پر وہ حالت طاری کر سکتا ہے۔ کہ وہ کسی کی آواز نہ سُنے۔ مبتدی معمول پر ایسی جگہ بھی مقناطیسی خواب لا سکتے ہیں۔ جہاں شور و غوغا ہو۔ مگر جب اس پر یہ حالت طاری ہو جائیگی۔ تو وہ شور وغیرہ مطلق نہ سُن سکیگا۔ اور یہ خواب کی تاثیر معمول کو مفید ہے۔ لیکن یہ بات جب ممکن ہے کہ عامل اول درجہ کا خواب مقناطیسی پہ حاوی ہو۔ اور معمول کے حواس میں تصرف کر سکے۔

مقناطیسی خواب والا شخص اکثر اپنے درد اور تکلیف سے بے خبر ہوتا ہے۔ جیساکہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح اگر اس کے جسم کو مس کیا جاوے تو اسے مطلق احساس نہیں ہوتا۔ اگر یہ حالت معمول پر خود بخود پیدا نہ ہو۔ تو عامل پیدا کرسکتا ہے۔ بہت سے ایسے آدمی ہیں۔ جو قوت جاذبہ کو پیدا کرتے ہیں لیکن اس کی طرف التفات نہیں کرتے ان کا گمان ہوتا ہے۔ کہ معمول اپنے درد اور تکلیف سے بے خبر نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس طریقہ سے بے خبر کرکے عمل جراحی کیا جاتا ہے اور معمول کو کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور نہ بعد بیدار ہونے کے کچھ نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ معمول جاگنے سے اس سونے کو بہتر بتاتا ہے۔

کبھی کبھی اس خواب سے برے نتیجے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر اُس وقت جب کہ عامل بے وقوف ہو۔ یا معمول پر ایسی خواب طاری کردے۔ جسکو اتارنے کی وہ قوت نہ رکھتا ہو۔ عموماً اسوقت ایسے نتایج ظہور میں آتے جبکہ عامل اس فن میں تمیز نہ رکھتا ہو۔ اور تفریح و تجربہ کی غرض سے کسی پر خواب مقناطیسی پیدا کرے۔ اور جونہی معمول سونے لگے وہ متنجب ہوکر اپنا دھیان دوسری طرف ہٹائے یا جب بیدار کرنا چاہے تو مضطرب اور خایف ہو۔ اور اسکے باعث معمول کو زیادہ صدمہ اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس حالت میں عامل اور معمول کی طبیعت مشترک ہوتی ہے۔ اور جب عامل ور معمول کی تکلیف دیکھے تو ہاتھ پیر چھوڑدے تو اس سبب سے معمول خراب ہو جاتا ہے۔ پس مناسب یہ ہے کہ جب کوئی مسمیریزم کا امتحان کرنا چاہے۔ تو اپنے پاس ایک تجربہ کار مسمیریزم جاننے والے شخص کو بٹھائے تاکہ وہ تبتا تا رہے۔ اگر بر تقدیر کوئی ایسا شخص نہ ملے اور یہ واقعہ کہ جسکا ذکر کیا گیا پیش آوے تو

عامل کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت کو سنبھالے اور پریشان نہ ہو۔ اور اطمینان کے ساتھ اُلٹے پاس کرے۔ یعنے جس طرح پہلے قوت جاذبہ کا عمل کر کے خواب طاری کی تھی۔ اب اسکے برعکس کرے۔ اور اگر عامل اُس وقت اپنی تشویش کو دور نہیں کر سکتا۔ نہ اپنا اثر واپس لے سکتا ہے۔ تو چاہیئے کہ معمول کو اسی حالت پر چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ خواب اُسے صحت بخشتی ہے۔ کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔ تھوڑی دیر بعد معمول خود بخود بیدار ہو جائیگا۔

عامل قیام خواب معمول پر اختیار رکھتا ہے۔ یعنے جسقدر دیر تک وہ چاہے معمول سوتا رہیگا۔ اگر معمول سے اقرار کیا ہے کہ فلاں وقت تک سوتا رہے تو وقت معینہ پر معمول فوراً اُٹھ بیٹھیگا۔ اگرچہ قوت جاذبہ کے واپس لینے کا عمل نہ کیا گیا ہو۔ ایسی خواب جراحی عمل میں زیادہ مفید ہے۔ اگر عامل نے وقت کا تعین نہیں کیا ہے معمول ایک گھنٹہ دو گھنٹہ بعد اپنے اختیار سے بیدار ہو جائیگا۔ جب معمول سے سوالات زیادہ کئے جاتے ہیں۔ تو وہ تھک جاتا ہے۔ اور بیدار ہونے کی خواہش کیا کرتا ہے۔ اس صورت میں مناسب ہے کہ اسکو جگا دیں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔

تم معمول کو خواب کی حالت کی باتیں یاد دلاکر پریشان نہ کرو نہ جاگنے کے بعد اُس سے پوچھو۔ کہ اس نے کیا کیا دیکھا کیونکہ بیہوشی کی حالت میں جو کچھ اُس پر گذرتا ہے وہ بیدار ہونے کے بعد یاد نہیں رہتا۔ لیکن یہ بات سب معمولوں کے لئے ضروری نہیں ہے بعض بعض ان تمام باتوں کو حرف بہ حرف یاد رکھتے ہیں۔ اور اگر تم خواب کے وقت اُس سے کہدو کہ ان واقعات کو پورے طور سے اپنے ذہن میں رکھے۔ تو بیدار ہونے کے بعد بیشک یہ باتیں اسکو یاد ہونگی

عامل اس امر پر بھی اختیار رکھتا ہے۔ کہ معمول بیدار ہونے کے بعد بعض باتوں کو یاد رکھے۔ اور بعض کو بھول جائے۔ یا تمام کو بھول جائے۔ حتےٰ کہ اپنے نام سے بھی بے خبر ہو جائے۔ اور عامل کے اس قسم کے تسلط کی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ اگر عامل چاہے تو معمول کے کسی عضو کو ایسا بے حس و حرکت کر سکتا ہے کہ معمول اسکو ہلا چلا نہیں سکتا۔ اور نیز معمول کی زبان کو بھی بند کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں عامل کا تسلط اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ اگر عامل چاہے کہ جو وہ کرے وہی معمول کرے۔ تو ایسا کر سکتا ہے اسوقت جسطرح بولیگا۔ اسی طرح معمول بات کریگا۔ اور لب و لہجہ اور انداز بیان بالکل یکساں ہوگا۔ لوگ پہچان نہ سکینگے کہ عامل بولتا ہے یا معمول۔ اگر عامل ہنسے گا۔ تو وہ بھی ہنسے گا۔ اگر عامل کوئی بیہودہ حرکت کرے گا۔ تو وہ بھی حالانکہ اس کی آنکھیں بند ہونگی۔ اور عامل کی حرکتوں کو نہ دیکھتا ہوگا تم اس طریق سے معمول کو دوسرے کیطرف مایل بھی کر سکتے ہو۔ کہ اس شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دیکر کہو کہ اس حالت میں فلاں شخص کے ساتھ التفات کریگا اس شخص کو اپنی خواب میں شریک کر جس وقت تم یہ حکم معمول کو دوگے فوراً معمول اس سے انس پیدا کریگا۔ جسطرح کہ تم سے کرتا ہے۔

تم معمول کے خیالات کو بدل سکتے ہو۔ مسرور کر سکتے ہو۔ مغموم کر سکتے ہو۔ چاہو تو سخی یا ممسک یا شجاع یا خایف یا امیدوار یا مایوس بنا سکتے ہو۔ اگر تم اسکو کہو کہ گا دے یا رو دے یا ناچے یا شور کرے یا دعا کرے یا وعظ کہے تو اس حکم کی تعمیل کرے گا۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ معمول نے عامل کے حکم کے موافق یہ حرکتیں نہیں بلکہ خواب کی حالت میں معمول کی زبان سے عمدہ عمدہ شعر سنے گئے بلکہ ایسی حالت

میں معمول رائے بھی اچھی دیتا ہے۔

عامل کو اس بات پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ کہ جس معمول کو پہلی دفعہ اس نے گھنٹہ بھر میں بیہوش کیا ہے۔ پھر بھی اُسے اتنی ہی دیر میں متاثر کر سکے گا۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے۔ کہ بعض معمولوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ایک دن یا دو دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ گذر جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اسی معمول کو گھنٹہ یا نصف گھنٹہ میں بیہوش کر دیا تھا۔ اور نیز بعض دفعہ جلد بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ مثلاً آدھ گھنٹہ میں یا پندرہ منٹ میں یا صرف ایک منٹ میں جنے کہ صرف ایک نظر میں بھی میں نے متاثر کیا۔ مگر یہ باتیں بلا مشق کے حاصل نہیں ہوتیں جبکہ تم خواب مقناطیسی طاری کرنے میں کامل ہو جاؤ گے۔ تو بہت سی حالتوں میں اپنی خواہش سے معمول کو سلا سکتے ہو۔ ایک عامل مجھ سے ذکر کرتا تھا۔ کہ ایک شخص دو فرلانگ کے فاصلہ پر بیٹھا ہوا کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے اپنی خواہش سے اس پر نیند طاری کی۔ اور اجازت دی کہ آدھ گھنٹہ تک سوتا رہے جب وہ شخص بیدار ہوا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ کہ تجھے نیند آئی تھی یا نہیں۔ اُس نے کہا ہاں میں سویا لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ قوت جاذبہ کے اثر سے مجھے نیند آئی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ مقناطیسی اثر معمول کو اطلاع کئے بغیر بھی فاصلہ پر پہنچا سکتے ہیں۔ اور یہ فاصلہ اثر پہنچانے کے لئے کوئی نقصان نہیں رکھتا۔ چنانچہ ایک عامل نے پانسو گز کے فاصلہ سے معمول کو متاثر کیا باوجودیکہ معمول کو خبر بھی نہ تھی۔ کہ اس پر مقناطیسی اثر کیا گیا ہے۔

اگر معمول فاصلہ پر ہو اور اس سے عامل اٹھنے بیٹھنے چلنے کی خواہش کرے یعنے اپنی قوت ارادے پر زور دیکر یہ چاہے کہ معمول

میری خواہش کے موافق حرکت کرے۔ تو ضرور ایسا ہو گا۔ ایک عامل ذکر کرتا تھا۔ کہ میں نے سو گز کے فاصلے سے اپنے معمول پر مقناطیسی اثر پہنچایا اور خواہش کی کہ وہ اسی وقت میرے پاس چلا آئے۔ چنانچہ وہ اس مکان سے اٹھ کر چلا مگر چونکہ سامنے دیوار حائل تھی پہنچ نہ سکا۔

اگر خواب کے وقت عامل معمول کو کہدے کہ بیدار ہو کر فلاں کام کرنا تو معمول بیدار ہو کر وہی کام کریگا۔ اگر اس سے کہو کہ فلاں شخص کے مکان پر جا کر گالیاں دینا تو جاگتے ہی اس شخص کے مکان کی طرف جائیگا۔ خواہ راستہ میں کوئی کتنا ہی کیوں نہ روکے وہ باز نہیں آئیگا۔ اسلئے عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ کام کرنے کا معمول کو حکم نہ دے۔

اگر عامل خواب کی حالت میں معمول سے کسی بری عادت کے ترک کرنے کا وعدہ لے تو وہ ضرور چھوڑ دے گا۔ کیونکہ ایک معمول شراب کا عادی تھا۔ عامل نے اس سے خواب میں شراب چھوڑنے کا وعدہ لیا۔ اس کے بعد معمول نے کبھی شراب نہ پی۔ اسی طرح عامل ہر ایک بری عادات چھڑا سکتا ہے۔ اس بات میں شک نہیں کہ مقناطیسی خواب کی حالت میں جو نصیحت کیجائے وہ بہت موثر ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تمام ذکر قوت جاذبہ کے ادنے درجوں کا ہے۔ اب ہم بعض ضروری شرطیں بیان کرنے کے بعد اس قوت کے اعلےٰ مدارج کا ذکر کرینگے۔

ساتواں باب

ضروری باتیں

اپنے معمول کو اور لوگوں کو ہاتھ مت لگانے دو۔ جن کا تعلق اس سے نہیں ہے۔ اور تعلق والوں کو بھی بہت آہستگی سے۔ کیونکہ جب معمول کو سختی سے ہاتھ لگایا جاتا ہے۔ تو اُس کی روشنفیری فوراً جاتی رہتی ہے۔ اور عجب نہیں کہ اس وقت تشنج بھی شروع ہو جائے۔

مجمع کثیر کے سامنے بھی اثر نہ پہنچانا چاہیئے۔ راز کنشا معمولوں پر اپنی روح کے جسم سے خارج ہونے والے کثیف بخارات کا اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکے پاس کھڑے ہونے والے آدمیوں کے مزاج کا بھی اثر پڑتا ہے۔ اسکو ادنے باتوں میں آزما کر تھکاؤ نہیں۔ اور اسکو بار بار اپنے اوپر چھوڑ دینے میں کوتاہی مت کرو۔ تاکہ وہ اپنی نئی حالت کا عادی ہو جائے۔ اور اپنے خیالات یاد رکھے۔ تم کو ایسے وقت میں اثر نہ پہنچانا چاہیئے۔ کہ جب تم نے یا اُس نے اُسی وقت کھانا کھایا ہو۔ زبردست عامل بننے کے لئے تم کو ہاتھ سے سخت محنت کرنی لازم ہے۔

جب روحانی سیال جسم سے خارج ہوتا ہے۔ تو تھوڑا بہت تکان ہو جاتا ہے۔ نہایت عمدہ تندرستی کی حالت میں تم ایک روز چار پانچ مرتبہ سے زیادہ اثر نہیں پہنچا سکتے۔

جس وقت تم کو یا تمہارے معمول کو زیادہ گرمی معلوم ہوتی ہو۔ یا کثرت سے پسینہ آرہا ہو۔ تو اسوقت اثر مت پہنچاؤ۔ مقناطیسی اثر کے لئے سرد اور صاف موسم یقیناً بہت مناسب ہے۔ کرۂ ہوائی کی مرطوب اور ناگوار حالت میں اثر پہنچانا بالکل بیکار ہے۔ صرف بجلی کے چمکتے وقت تمہارے معمول کو روشنضمیری حاصل ہوگی۔ اگر تم کسی ایسے معمول پر اثر پہنچاؤ۔ جسکو کوئی متعدی مرض ہو۔ تو اُس سے بدن ملاکر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ اور اپنے جسم سے سیال پہنچانے کے لئے صرف ارادہ اور ہاتھوں سے کام لو۔

اپنے معمول کو کسی ایسے معاملہ کی طرف متوجہ نہ کرو۔ جس سے اسکو نفرت ہو۔ نہ ایسے معاملہ کی تفتیش پر مجبور کرو۔ جس کی طرف اسکا دل مایل نہ ہو۔ یا اُس میں کوئی ایسی بات ہو جس سے اُسکو حقارت اور تنفر ہو۔ یا جو بات اس کی حیثیت اور عقل سے بالکل بعید ہو۔ اگر تم کسی معمول کو اسطرح مجبور کروگے۔ تو ضرور اسکے دماغ کو نقصان پہونچیگا۔

صاف اور صریح معاملات کے علاوہ بہتر یہی ہے۔ کہ تم اپنے معمول کے سامنے بیداری کی حالت میں ان باتوں کا ذکر مت کرو۔ جو اس نے جواب میں تم سے بیان کی ہیں۔ حالت بیداری اور حالت نیم بیداری میں مشابہت پیدا کرنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ یہ قاعدۂ قدرت کی ترکیب کو بدلتا ہے۔ ورنہ ہر حالت کی قوتوں میں یکساں اثر پہونچیگا۔ وقت مقررپر معمول کو اثر پہنچایا کرو۔ اگر تم اپنے معمول کو کسی قسم کی تحقیقات میں پختہ کرنا چاہو۔ تو اس کی توجہ بار بار ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف مت پریشان کرو۔ اور اگر تم اپنے معمول سے باتیں دریافت کرنے کے عادی ہو۔ اگر تم دانشمندی سے

دریافت کرتے ہو۔ تو اس سے باز رہنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی تم معمول سے ایسے سہل سوال بھی مت کرو۔ جنکا جواب وہ بغیر سوچے ہوئے دیدے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ قدرتی اور جائز میلان قوت مقناطیسی اور رازکشائی کا یہ ہے۔ کہ اسکو نوع انسان کی تکالیف کے کم کرنے جہالت دور کرنے اور علم اور آسودگی کو بڑھانے میں استعمال کیا جائے۔ اس فن کو اگر تم اپنی خواہش یا شوق کے پورا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہو۔ تو تم کو بہت سی ناامیدیاں برداشت کرنی پڑینگی۔ قوت مقناطیسی کا بہت جلد پہنچانے میں خطرہ ہوتا ہے۔ پُر عصبی مزاج کے معمول اور جلد اثر قبول کرنے والے مریضوں پر اثر پہنچاتے وقت قریب ہوتے ہیں احتیاط کرو۔ اپنے معمول سے غیر معمولی چیزیں مت طلب کرو۔ اور اُس کی لیاقت سے باہر باتوں میں آزمائش مت کرو۔ ایک لحظہ بھی اسکو ہدایت کرنیکا منصوبہ مت باندھو۔ ورنہ تم اس کی قوتوں کو قدرتی منظر سے بدل دوگے اور اسکو فی الفور بھوتوں کی دنیا میں پہنچا دوگے۔ گو تمہارے ارادہ کی طاقت کتنی ہی وسیع کیوں نہ ہو۔ تم اسکو محدود دائرہ کی طرف دیکھنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتے۔ جہاں وہ موجود ہے۔ اگرچہ آہستہ اور مناسب تدبیروں سے تم ہمیشہ دائرہ کو محدود کر سکتے ہو۔ تم اس کی رازکشائی اور روشنضمیری کو ضائع کردوگے اگر تم اپنے ذاتی خیالات اسکے خیالات میں شامل کردوگے۔

تم کو اپنے رازکشا معمول کی کامل تحصیل کے اوپر نتیجہ بخش شہادت ادا کرنی چاہیے۔ قبل اسکے کہ تم وثوق کے ساتھ اس کی دوراندیش فلسفیانہ تقریر اخلاق آموز نصیحتوں ملکی معاملوں تاریخی بیانوں پر انحصار کرو۔ جن معمولوں کو رازکشائی پر اچھی مشق حاصل نہیں ہوتی ہے

ان سے زیادہ کام نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ گو ایسے معمول عمداً دھوکہ نہیں دیتے۔ لیکن جو خیال ان کو اول ہی محسوس ہوئے ہیں۔ کہہ گذرتے ہیں۔ مقناطیسی کارروائی سے اگر کسی عضو میں درد ہو جائے تو عصبی سیال کو اسی طرف رد ال کرو۔ اگر سر میں گرمی یا درد معلوم ہو تو اسکو گھٹنوں کی طرف کھینچ لو۔

ایک دفعہ ایک وقت میں اپنے معمول کو کھڑا رکھ کر اثر پہنچاؤ۔ اور چہرہ کے سامنے پاسوں کا عمل شروع کرو۔ اور گدی سے لیکر پیروں تک شروع میں اپنی ہتھیلیوں سے اس کی کنپٹی یا آنکھوں کو تھامے رکھو جب مشق اچھی طرح بڑھ جاتی ہے۔ تو عامل کے لب ولہجہ اور الفاظ میں مقناطیسی اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ جو لفظ بھی اس کی زبان سے نکلتا ہے۔ اس میں مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ اس کے سبب سے عامل جو چاہے معمول سے کرا سکتا ہے۔ اگر عامل چاہے معمول کو کسی کام میں مشغول کرے۔ یا کوئی چیز معلوم کرے۔ یا کہہ کہ سونگھے۔ یا چکھے یا دیکھے یا سنے یا بولے۔ تو معمول فوراً حکم کی تعمیل کریگا۔

جب پہلے جلسہ سے نیند طاری نہ ہو۔ تو اُلٹے پاسوں سے پہنچائے ہوئے عصبی سیال کو واپس لینا مناسب نہیں ہے۔ جب تک تمہارا معمول خود اس کی خواہش ظاہر نہ کرے۔

اگر تم اپنے معمول کے ساتھ کسی اور شخص کو شامل کرنا چاہو۔ تو صرف اس قدر کافی ہے کہ دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیدو۔ اور اگر چاہو۔ کہ دوسرے پر فوراً یہ حالت طاری ہو جائے۔ جو معمول پر ہے۔ تو اسکا سہل طریقہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دیدو یا پانی اور بات رومال اور زیور وغیرہ پر یہ اثر پہنچانا نہایت سہل اور سریع الوقوع ہے۔ کسواسطے کہ ان کا چھونا یا انپر ہاتھ رکھنا ہی کافی ہے

آٹھواں باب

عمل قوتِ مقناطیسی برائے دفع امراض

مخصوص قاعدہ اور مفید عمل برقی قوت کا بیماریوں کے رفع کرنے کے لئے یہ ہے کہ جس جگہ جسم میں درد یا تکلیف ہو تمکو چاہیے کہ اس کو ایک مقام مخصوص میں جمع کرو۔ یعنے انگلیوں کے پورے ملاکر جس جگہ درد ہے۔ اس کے گرد پھیر دو اور جسم کے حصّہ مخصوص پر ٹھہراؤ اس ترکیب سے اُس مقام میں اثر اکٹھا ہو جائیگا۔ اور بعد میں اس جگہ سے سیال کی رو کو باہر کھینچ لو۔ بعض اوقات اس طریق سے درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جسوقت تم بتدریج اپنا اثر واپس لوگے۔ اُسی وقت تخفیف ہو کر رفتہ رفتہ بالکل زائل ہو جائیگا۔ جب انگلیاں ملاکر ایک کرلی جاتی ہیں۔ تو اپنا مجموعی اثر اس عضو پر پہنچاتی ہیں۔ جس کی طرف ان کا رخ ہے۔ اور اسی اثر کے باعث درد ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے۔ اور جب اس اثر کو باہر کھینچتے ہیں۔ تو درد جاتا رہتا ہے۔ عضو ماؤف میں اجتماع اثر کا دوسرا طریقہ ہے۔ جو سابق الذکر طریقہ سے بہتر ہے۔ کہ شیشہ یا فولاد کی مقناطیسی اثر پہنچائی ہوئی سلاخ کے ذریعہ سے اس اثر کو عضو یا مقام خاص سے کھینچ لو۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ ایسی سلاخوں کو صرف مشاق عاملوں کو اٹھانا اور ہاتھ لگانا چاہیئے۔ ہرکس و ناکس نہ چھوئے

بیماریوں کے دفع کرنے واسطے مناسب ہے کہ تم مختلف چیزوں کو قوت مقناطیسی سے متاثر کرنے کا طریقہ سیکھو۔ مثلاً جو چیزیں کھانے پینے کی مقناطیسی قوت سے متاثر کرو۔ تو ان سب میں پانی مریض کو زیادہ مفید ہوگا۔

جب درد مفاصل خراش یا آتش رسیدگی وغیرہ حادثات اور مزمن یا حاد امراض کا مریض ہو۔ نیز جراحی عمل کے لیے تو حسب قاعدہ تمام جسم پر اثر پہنچا کر نیند طاری کرو۔ مقناطیسی نیند اعلےٰ درجہ کی صحت و فرحت بخش ہوگی۔ اور مریض جلد متاثر ہو کر اپنے علاج کی نسبت آپ بیش قیمت مشورہ دینے لگیگا۔ اکثر غیر اثر پذیر مریضوں پر اس طرح اثر پہنچا کر نیند طاری کی جاتی ہے۔ کہ چند آدمیوں کے سلسلہ میں ان کو شامل کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ معقول معمولوں سے یہ سلسلہ بنجانا ممکن ہو۔ اگرچہ خاص اس طریقہ سے (سلسلہ کے ذریعہ) مقناطیسی عمل کرنے میں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن وہ اعتراض اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم نے بار بار اس طریقہ کا تجربہ کیا ہے۔ اور صحیح پایا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم لوگوں کے کہنے سے ایسی زبردست ترکیب کو چھوڑ دیں۔ لیکن ہاں شرط یہ ہے کہ سلسلہ باقاعدہ ہو۔ اور عمل ٹھیک طریق سے کیا جائے۔

نواں باب

چند آدمیوں کے سلسلہ سے مقناطیسی اثر پہنچانا

تندرست آدمی چھ سے لیکر خواہ کسی تعداد میں ہوں۔ لیکن اگر ممکن

ہوتو ان کی طبیعتیں متحد نہوں یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہوں خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ یا دونو جنس کے خواہ ان کی عمریں کم وبیش ہوں۔ ان سب کو دایرہ کی صورت میں بٹھلادو۔ اور جس کی طبیعت میں اثر قبول کرنیکا مادہ نہیں ہے۔ وہ تند خو شخص بھی اُن کے درمیان ہو۔ تو وہ بھی متاثر ہو جائیگا۔ جب یہ حلقہ کی صورت میں بیٹھ جائیں۔ تو ہر ایک کو دوسرے کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑا دو۔ اور ان سے کہدو کہ چپ چاپ بلاحرکت آرام سے بیٹھے رہیں۔ اور آنکھیں بند کرلیں۔ یا اپنے درمیان فرش پر نظر جمائے رہیں۔ تقریباً بیس یا تیئس منٹ تک نتیجہ کے انتظار میں اسی طرح ساکت بیٹھے رہیں۔ اور دوسری جانب التفات نہ کریں۔ جس وقت یہ سلسلہ درستی کے ساتھ قایم ہو جائیگا۔ تو پھر اس سلسلہ میں سے جلد یا دیر میں کوئی نہ کوئی شخص مقناطیسی کشش کا اثر بے اختیاری سے سر جھکا کر ظاہر کریگا۔ اور اس پر نیند کی سی حالت طاری ہوجایگی جب یہ بات صاف طور سے ظاہر ہو جائے تو تمام دایرہ کے آدمی اپنی نظر اُس مدہوش شخص پر جمالیں۔ تب دایرہ میں سے فوراً ایک شخص اپنے دونوں طرف کے آدمیوں کا ایک ہاتھ اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے نیم خوابیدہ شخص پر مقناطیسی اثر پہنچانے کے لئے آگے بڑھے۔ اول اپنے ہاتھوں کو اُس پر رکھے۔ دوم مقناطیسی کشش سے کام لے۔ اگر یہ کارروائی ٹھیک طور سے عمل میں آجائے۔ تو ظن غالب ہے کہ تم کو چند جلسوں کے بعد معمول سے سوالات دریافت کرنے میں اچھا تجربہ حاصل ہوگا۔ اور تم بیماری کا امتحان معمول کے ذریعہ سے کرسکوگے۔ تمام لوگوں کی دلی توجہ شروع سے اسی شخص پر رہے۔ جو پہلے سے معمول بنایا جانے

کی قابلیت رکھتا ہو۔ جس شخص کو عمدہ اثر پہنچانے کی مشق ہو۔ وہ خاص معمول تجویز کیا جائے۔ اس حلقہ کو اس ترکیب سے جمایا جائے کہ معمول اور خاص معمول دونوں درمیان میں رہیں۔ اور انکا تعلق کل سلسلہ سے ہو۔ مختلف کارآمد اشارے جنہیں میگنیزم کی مشق کے لئے استعمال کرنے پر معلوم ہو جائینگے +

دسواں باب

بعض خاص خاص باتیں

بہت سے کامل تندرست اور طاقتور آدمیوں پر معمول بنانے کی آزمائش تین گھنٹہ کے جلسہ سے کم نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ اوسط درجہ کی قوت والا آدمی ہر ایک شخص کو غنودگی میں لاسکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ استقلال کے ساتھ عمل کرے اور باقاعدہ تیس جلسہ تک کوشش جاری رکھے۔ لیکن اگر معمول بہت زبردست نہیں ہے۔ تو دس جلسہ کافی ہونگے اور وہ بے ہوش ہو جائیگا۔ مقناطیسی اثر مشق اور محاورہ سے جلد ظہور میں آتا ہے۔ جب تم نے اسکے عمل کی مشق ڈالی تو پھر آسانی کے ساتھ ہر معمول پر نیند طاری کردوگے۔ مگر کسی معمول کے نظام عصبی کو قابو میں لانے کے لئے شروع میں بہت عرصہ لگتا ہے تمکو اس سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ کچھ عرصہ بعد تم اسکو ایک جلسہ

میں غافل کر لیا کروگے +
مقناطیسی اثر ان لوگوں پر جو اس قوت کے قابل ہیں۔ اور نیز ان پر جو قایل نہیں ہیں۔ دونوں پر برابر ہوتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معمول بلا تکلف تمہارے عمل کو قبول کرے۔ اور کوئی حیل و حجت نہ کرے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص جسمانی مخالفت کرے۔ تو تم اسکو مقناطیسی اثر سے بیہوش نہیں کر سکتے۔ کوئی معمول اپنی مرضی کے خلاف متاثر نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ اس کی طبیعت میں مخالفت کرنے کی دوچند طاقت ہوتی ہے۔
سات سال کے بچوں میں مقناطیسی کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ بہت جلد اس سے متاثر ہو جاتے ہیں لیکن جب کہ ان پر اس وقت کا چند مرتبہ تجربہ کیا جائے۔ تحقیق کیا گیا ہے۔ کہ حقیقی نیند اور موت کے درمیان مقناطیسی حالت کے چھ درجے ہیں۔ بعض اشخاص کی حالت میں یہ کل درجے چند لحول میں طے ہو جاتے ہیں۔ مگر کسی دیرپا بیماری کے مریضوں کو انکے طے کرنے میں مہینے لگ جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض صورتوں میں بعض معمول رازگوئی کی لیاقت جلد حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن اور مریض بتدریج اور آہستگی کے ساتھ ان مدارج کو ختم کرتے ہیں یہ اپنی اپنی طبیعت اور مادہ پر منحصر ہے۔ جو لوگ اندرونی اثر سے خود اپنے ارادہ کے ساتھ رازگوئی کے درجہ تک پہونچ جاتے ہیں۔ وہ خارجی اثر سے بالکل ازاد نہیں ہوتے۔ کہ جیسے وہ معمول جن کے جسم کو عامل کا سہارا رہتا ہے۔
اس بات میں شک نہیں کہ آیا سمر سٹ مقناطیسی اثر معمول کو دیتے ہیں۔ یا وہ اپنے معمول سے اُس جوہر کو باہر کھینچتے ہیں۔ پہلی بات پر

زیادہ یقین ہے۔ کیونکہ یہ بات مسلم ہے۔ کہ مسمرسٹ مقناطیسی جوہر معمول کو دیتے ہیں۔ اور یہی قرین قیاس ہے۔ اسلئے اس کی شہادت انجیل مقدس سے بھی ملتی ہے۔ نیز اس پر بھی بحث کیگئی ہے۔ کہ ہم پانی یا شیشہ وغیرہ پر ایسا اثر نہیں پہنچا سکتے۔ کہ ان کے خواص کو سلب کر لیں۔ ہماری بحث یہ ہے۔ کہ اتارنے اور کھینچنے کی کارروائی جو سب عامل استعمال کرتے ہیں ثابت کرتی ہے۔ کہ عصبی سیال معمول کے جسم میں پہلے پہنچایا۔ اور پھر اس کے جسم سے اپنے جسم میں کھینچا جاتا ہے۔ گو آخر الذکر کارروائی پہلی سے اول استعمال میں آتی ہے لیکن مریض کی حالت میں اسکے برعکس صورت ہوتی ہے۔ اول ہم معمول کے جسم کو پر کرتے ہیں۔ اور پھر جب اس سیال کو کھینچتے ہیں۔ تو وہ معمول کے جسم سے گذرتے وقت اسکا خیال بھی ساتھ لے آتی ہے مخالف اور نکتہ چین لوگ مقناطیسی قوت کی سچائی میں یہ نہیں مانتے کہ تصرف پہنچانا اور تسخیر کرنا یا خلاف اثر ڈالنا بھی کوئی چیز ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب تم نے ایک شخص پر مسمریزم کر دیا۔ تو پھر ہم پر بھی کیوں نہیں کر سکتے؟ اگر یہ قوت واقعی ہے۔ تو عامل ایک کثیر التعداد مجمع پر بھی اثر پہنچا سکتا ہے۔

لیکن میں تم کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ اعتراض بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔ جب ہم آئے دن اسکے تجارب اور مشاہدات دیکھتے رہتے ہیں۔ تو کیونکر مخالفوں کی بات کا یقین کریں۔ اور یہ تو ایک مسلم بات ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ کیسا ہی مسمریزم والا ہو نکتہ چینوں اور معترضوں کا منہ بند نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اگر ایک شخص کو قابل اطمینان جواب دیا جائے۔ کہ مقناطیسی اثر مضبوط آدمی پر نہیں ہوتا۔ تو دوسرا مخالف بول اٹھیگا۔ کہ یہ عمل بالکل واہیات ہے۔ کیونکہ میں نے

اس کو ایک مرتبہ نصف گھنٹہ تک ایک چھوٹے لڑکے پر آزمایا۔ اور خاک نتیجہ نہ نکلا۔ تیسرا ابھی کہیگا۔ کہ میں نے بھی کوئی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ایسے ہی رائگاں کیا۔ اور جب میں سمجھا کہ معمول سو گیا ہے تو وہ قہقہہ مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو مسمریزم کے قایل ہیں۔ لیکن راز گوئی کے معتقد نہیں ان کا حال اُس شخص کی مانند ہے۔ جو کہے کہ علم ریاضی کو میں صحیح مانتا ہوں۔ علم ہندسہ اور اُقلیدس کو میں درست تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن علم مثلث کوئی چیز نہیں۔ اور یہ محض بیہودہ اور لغو ہے۔ اسکا میں قایل نہیں۔ تو ایسے خبط الحواس کو تم کیا جواب دوگے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ یہ لوگ تجربہ نہیں کرتے اور نہ ان کی نظر سے اس فن کے اعلےٰ نتائج گذرے ہیں۔ اس وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے ناقص فہم میں یا سمائی ہوئی ہے۔ اُسی کو صحیح مانتے اور سمجھتے ہیں۔

بہت سے ایسے حضرات بھی ہیں۔ جو انسانی مقناطیسی قوت کے زبردست اثر سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور بجائے اس بات کے کہ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ مختلف حیلوں اور جھوٹی تدبیروں سے لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے مالی فایدوں کے لئے اس فن کا بڑا دخل ہے اور بڑے خاندانوں اور جاہل لوگوں میں خوف اور عظمت کی نگاہ سے دیکھا جانا ضروری ہے۔ مگر تم اس مطلب کے لئے اس مفید فن کو سیکھنے کی کوشش مت کرو۔ بلکہ تم کو مناسب ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اس کی مشق کرو۔

تمام شائقین کو معمول اور عامل دونوں کی حیثیت سے اُس کی

مشق کرنی چاہیئے کیونکہ اگر تم ایک مرتبہ متاثر ہو جاؤ۔ تو تمام حادثات
بیماری اور تکالیف کا کچھ خوف نہیں۔ اس لیئے کہ بے انتہا فاید ے
شفا یابی اور شفا بخشی اور راز گوئی وغیرہ کے تمہاری امداد کو فوراً مہیا
ہو جاینگے۔ جو لوگ اس فن اور اس کی اشاعت کا شوق رکھتے ہیں
ان کو مناسب ہے۔ کہ ایک نوجوان راز گو معمول کو اخلاق اور نیک اعمالی
کی تعلیم دیں۔ تاکہ وہ عمدہ استاد اور رہنما بنجائے۔ اگر لائق معمولوں
کو علمی تجارتی اور دیگر اغراض کی تعلیم دی جائیگی۔ تو بہت جلد ایک
معزز نفع بخش اور خوش کن پیشہ قایم ہو جائیگا۔ مختلف معمولوں کی
لیاقتوں کے وسیع تجربے سے مجھ کو یقین ہے۔ کہ پبلک رسالے
کسی روز لائق اور تجربہ کار غیب داں اشخاص کی امداد سے نکلا
کرینگے۔ جنکو قوت متفناطیسی سے روشنضمیری حاصل ہو گئی ہو گی
مختلف معمولوں کی بیدار مغزی کو تحقیق کر کے خوب تعلیم و تربیت
کرنی چاہیئے۔ بعض معمولوں کی طبیعت ایسی ہو جائیگی۔ کہ وہ دنیا
کے ہر گوشہ کے حالات اور خبریں تلاش کر کے بتلاتے رہینگے۔ اور لوگوں
کی طبیعتیں علمی ملکی اور صنعتی رسالوں یا کتابوں پر فریفتہ ہونگی بعض
کو ریاضی کیمسٹری علم طبقات الارض علم حیوانات زراعت نجوم علم
طب اور خاص الادویہ اور افعال الاعضا اور علم تاریخ کا شوق ہو گا
اور بعض معمولوں میں ایسی خداداد طاقت ہو گی۔ کہ وہ دنیا کے
عام مضامین پر کثیر مجمع میں لیکچر دے سکینگے۔ اور ان کا بیان فصاحت
اور روانی کے ساتھ ہو گا۔ اس زمانہ میں بعض عالی دماغ شخص
اس میدان میں پر امن اور شاندار حیثیتوں کے ساتھ داخل ہونا
چاہتے ہیں۔ واقعی روئے زمین پر ایک زمانہ شاندار العابات
اور غیب دانی کا آیا چاہتا ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ طبیب اور سائنس

دان اور رمال اور نجومی وغیرہ ان قوانین کا خوب غور کے ساتھ مطالعہ کریں۔ اور قوت مقناطیسی کو خوب ترقی دیں۔ اور اسکے تمام درجوں میں پوری مہارت حاصل کریں۔ سب لوگوں کی متفقہ کوشش سے یہ فن لطیف مرتب ہوکر اعلےٰ درجہ پر پہونچ جائیگا۔ جس سے دنیا کے تمام علوم اور ہر قسم کے صنعتی شغلوں کو ترقی ہوگی۔ اور دنیا کے پردے سے تمام تکالیف اٹھ جائینگی۔ اور اس علم کے بیشمار فوائد سے ہر شخص مستفید ہوسکیگا۔

گیارھواں باب

جسمانی ہمدردی

جاننا چاہیے کہ جسم یا خفائی ایک حالت ہے۔ جس میں انسان دوسرے شخص کے اندرونی حال سے آگاہی دے۔ اور یہ حالت مدارج کلروائینس میں سے اولی درجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے حامل کی طرف ایک کشش پیدا ہوتی ہے واضح ہو کہ یہ مقناطیسی خواب کی وہ حالت ہے۔ جسمیں صاحب خواب کو ایک خاص قسم کی وہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ عامل کے ظاہری یا باطنی حالات کو معلوم کر لیتا ہے اور نہ صرف عامل ہی کے حالات کو بلکہ بعض ایسے اشخاص کے حالات کو بھی دریافت کر لیتا ہے۔ جو اسکے ساتھ شریک خواب ہیں یعنی صاحب خواب

ان حالات کو اس طرح معلوم کرتا ہے۔ کہ گویا وہ بچشم خود دیکھ رہا ہے۔ مقناطیسی خواب کی حالت میں دیکھنا اور فطری حالت کے دیکھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلئے کہ جس طرح ظاہری آنکھ سے ہر ایک چیز کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مقناطیسی خواب میں دیکھا جاسکتا ہے۔

جب شریک خواب مقناطیسی کے جسم پر کوئی صدمہ پہنچتا ہے۔ تو صاحب خواب مقناطیسی بالکل اسی طرح محسوس کرتا ہے۔ جس طرح کہ اسی کے جسم پر صدمہ پہونچے۔ اسی طرح ہر ایک اس بات سے جو شریک خواب پر گذرے۔ صاحب خواب مقناطیسی اس سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ گویا یہ دونوں اس حالت میں ایک دوسرے کی تن وجان میں شریک اور متحد ہوتے ہیں۔ اب ہم ناظرین کے لیئے درجہ سمپاتھائی کی بعض خاص حالتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو بارہا تجربہ میں آچکی ہیں۔ اور جنکی صحت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا ہے۔

شرکت ذائقہ بھی ضروری امر ہے۔ یعنے جسوقت قوت جاذبہ کا عامل یا وہ شخص جو خوابیدہ معمول کا اس حالت میں شریک ہے۔ کوئی چیز کھائے یا پیئے خوابیدہ بھی اسی طرح کھانے یا پینے کی حرکات شروع کریگا۔ اس طرح سے کہ گویا وہ بھی کوئی چیز کھا رہا ہے۔ اور جب اس سے پوچھا جائے کہ کیا کھاتا ہے۔ تو وہ فوراً اس چیز کا نام بتلا دیگا۔ زیادہ ثبوت اس امر کا جب ہوتا ہے۔ کہ جب عامل کوئی کڑوی یا کھٹی چیز اپنے منہ میں ڈالے اور اس کی تلخی کا احساس کرے۔ فوراً خوابیدہ معمول کے بشرہ سے عیاں ہوجائیگا کہ وہ بھی اس کی تلخی یا ترشی کا احساس کرتا ہے۔ اگر عامل کوئی چیز ایک جگہ سے اٹھا کر کسی دوسری ایسی جگہ رکھے۔ کہ جہاں معمول

کی نظر پڑ سکتی ہو۔ تو فوراً اسکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ عامل نے فلاں چیز اٹھائی۔ حالانکہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی بتا دیتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ان حالات کے ثبوت کے لئے ہم عبارت کو طول دیں۔ البتہ اس قدر ضرور کہینگے۔ کہ کئی مرتبہ اس حالت زشرکت ذائقہ) کا تجربہ کیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ صحیح پایا ہے۔ ہماری نظر سے کوئی شخص ایسا نہیں گذرا۔ جس نے ایک مرتبہ اس حالت کو دیکھا ہو۔ اور پھر اس کے درست ہونے میں کوئی شک یا شبہ کرے۔ اسواسطے کہ خوابیدہ کی شکل و صورت سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ حالت صحیح ہے۔

جس طرح کہ اس درجہ میں شرکت ذائقہ ہوتی ہے۔ اسی طرح شرکت قوت شامہ بھی ہوتی ہے۔ یعنے اگر عامل یا وہ شخص جو اس سے ربط رکھے۔ کوئی پھول سونگھے۔ تو فوراً معمول بھی ایسی حرکت کرنے لگیگا۔ کہ گویا کہ اسکے ہاتھ میں پھول ہے۔ اور یہ اس کی خوشبو سونگھ رہا ہے۔ اور اگر عامل کسی بدبودار شے کو سونگھے گا۔ تو معمول کے بشرہ سے بھی معلوم ہوگا۔ کہ اسے بھی بدبو آتی ہے۔ اگر عامل کسی ایسی تیز چیز کو سونگھے۔ کہ جس کے سونگھنے کی معمول طاقت نہیں رکھتا ہے۔ تو اس صورت میں وہ اجتناب کرے گا۔ مختصر یہ کہ شامہ میں بھی ایسی ہی شرکت ہوتی ہے۔ جیسی کہ ذائقہ میں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جس جگہ ایک امر پایا جائے۔ اسجگہ دوسری بات بھی ضروری پائی جائے۔ یعنی جسجگہ شرکت ذائقہ ہو۔ اسجگہ شرکت شامہ بھی لازمی ہو۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اکثر حالتوں میں اگر عامل چاہے کہ معمول کو اس شرکت سے باز رکھے تو رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بات عامل کے اختیار میں ہے

جس طرح شرکت ذائقہ اور شامہ میں ہوتی ہے۔ اُسی طرح لامسہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر عامل اپنے کسی عضو بدنی میں سوئی چبھائے۔ تو خوابیدہ معمول بھی ایسی ہی حرکت کریگا۔ کہ جیسے اُسی عضو میں اسکے بھی سوئی چبھی ہے۔ اور اسکو اسکا درد محسوس ہوتا ہے۔ اور جب اس عضو پر ہاتھ پھیریں تو درد کی شکایت کرے ۔

یہ بات قطعی طور سے نہیں کہی جاسکتی۔ کہ سمپاتھائی کی حالت میں معمول عامل کی نظر کا شریک ہوتا ہے یا نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جس طرح کہ معمول عامل کی قوت شامہ اور لامسہ اور ذائقہ کا شریک ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی قوت سامعہ کا شریک بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ معمول سوائے عامل کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا۔ پس اگر کوئی دریافت کرے کہ جس وقت صاحب خواب سمپاتھائی کے درجہ میں ہو۔ اپنے عامل کیساتھ یا اس شخص کے ساتھ جو اسکا شریک حالت ہے۔ ہر حالت میں شریک ہوتا ہے۔ تو اس وقت وہ اپنے عامل یا جسکا اس حالت میں ربط ہے۔ شریک سامعہ کیوں نہیں ہوتا۔ اور کیوں وہ آواز نہیں سنتا جو عامل سنتا ہے تو ہم کہینگے۔ کہ وہ اس حالت میں سنتا ہے۔ بلکہ ان بھیدوں کو کہ جنکا اخفا بھی منظور ہے۔ معلوم کرسکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اسکے امتحان کے لئے پوری احتیاط درکار ہے۔

مذکورہ بالا باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ جب معمول سمپاتھائی کے درجہ میں ہو۔ ان تمام باتوں میں کہ جنکا ذکر کیا گیا۔ اپنے عامل اور اس شخص کا جو اس حالت میں مربوط ہے شریک ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ لطیف بات یہ ہے۔ کہ معمول عامل کے دلی خیالات میں بھی

شرکت بہم پہنچاتا ہے۔ یعنے مثلاً اگر عامل اپنے دل میں رنج یا خوشی کا خیال کرے۔ تو صاحب خواب کو بھی اسی طرح رنج و خوشی عارض ہوتی ہے۔ بار بار تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ جب عامل ہنستا ہے۔ تو معمول بھی خنداں ہوتا ہے۔ اور اگر عامل اپنے دل میں کسی رنجیدہ بات کا خیال کرے۔ تو معمول بھی غمگین ہوتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ تمہیں اسوقت کسی غم یا صدمہ کی بات کا دل میں نہ خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے معمول کو تکلیف ہوگی۔

قوت جاذبہ سے اکثر بڑے نتائج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کس وقت جبکہ کوئی شخص مسمیرزم میں مہارت اور تجربہ تو رکھتا نہ ہو۔ اور محض تفریح طبع کی غرض سے کسی معمول پر اسکا امتحان کرے۔ صرف یہ معلوم کرنے کے لیئے کہ آیا انسان میں یہ قوت ہے بھی یا نہیں بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی شخص نے کسی عامل کو قوت جاذبہ کا عمل کرتے دیکھا۔ اور خود بھی گھر جا کسی پر عمل شروع کر دیا۔ حالانکہ اسکے لفات سے وہ محض بے خبر ہے اور یہ بھی نہیں جانتا کہ انجام کیا ہوگا۔ اور کس طرح اس قوت کا اثر اتارتے ہیں۔ فرض کرو۔ کہ معمول جوان لڑکا یا لڑکی ہے اور اس پر مقناطیسی طاقت کا امتحان کیا گیا۔ اور اس پر خواب غالب آگئی۔ یہانتک کہ وہ بیہوش ہو گیا۔ اور اس حالت میں اسکو آواز دی گئی۔ اور چونکہ وہ گہرے درجہ تک متاثر ہو گیا ہے۔ اس نے جواب نہ دیا۔ بس اس صورت میں جو لوگ حاضر ہونگے وہ طرح طرح کے وہم دل میں لانے لگیں گے۔ اسواسطے کہ انہوں نے کبھی اسے اس حالت میں دیکھا نہیں۔ اور نہ وہ یہ بات جانتے ہیں۔ کہ مقناطیسی خواب میں ایسی گہری نیند آتی ہے۔ کہ خوابیدہ کو کچھ خبر نہیں رہتی۔ اور نہ انہیں یہ

ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خواب کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ بلکہ فائدہ رساں ہے۔ اسلئے وہ لوگ عامل پر غضبناک ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اسے فوراً بیدار کرے۔ یہ حالت دیکھ کر بیچارہ عامل ایک تو پہلے ہی کچھ ناواقف تھا۔ لوگوں کی خفگی ایک اور سمند ناز پہ تازیانہ ہوئی۔ بس گھبرا گیا حیران ہے کہ کیا کرے اور کیونکر اسے ہوش میں لاوے۔ کیونکہ اسے مقناطیسی قوت واپس لینے کے قواعد تو معلوم ہی نہیں۔ اور اگر جانتا بھی ہے۔ تو پریشان خاطری کی وجہ سے ٹھیک طور پر عمل نہیں کر سکتا۔ اسلئے معمول کو مضرت پہونچتی ہے۔ بعض بے وقوف اس وقت کیا کرتے ہیں۔ کہ جھٹ ڈاکٹر یا طبیب کو بلا لاتے ہیں۔ وہ خود قوت مقناطیسی کے حالات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ مسمریزم بڑا خوفناک عمل ہے۔ اور اس میں جان جوکھوں کا خطرہ ہے حالانکہ اس علم کا مطالعہ اور تجربہ حاصل کرنا اور اس کے اسرار ول کا انکشاف ہرگز باعث خوف نہیں ہے۔ اور جو کوئی اسے جھوٹا کہے وہ جاہل اور نادان ہے۔

جو عامل کہ اس فن میں کامل ہیں۔ اور اس کے تمام نکات سے بخوبی واقف ہیں۔ ان سے کبھی اس عمل سے برا نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا اکثر دیکھا گیا ہے۔ اور صاحبان خواب سے دریافت کیا گیا ہے کہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہونچتی۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ اس خواب سے بیدار ہونے کے بعد وہ اپنے آپ کو بہ نسبت پہلے کے چاق چوبند اور قوی پاتے ہیں۔ حتےٰ کہ اگر مزاج میں اختلال رکھتے ہیں اور قوت جاذبہ سے متاثر کئے گئے ہیں۔ تو جاگنے کے بعد وہ اختلال رفع ہو گیا ہے۔ اگرچہ یقین نہیں کر سکتے۔ کہ قوت جاذبہ

کبھی مورث نقصان نہیں ہوتی۔ البتہ اس قدر تجربہ کی رو سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ قوت جاذبہ کی تاثیرات عموماً اور خواب مقناطیسی خصوصاً مفید اور صحت بخش ہے۔ اور جسوقت مقناطیسی طاقت کا استعمال اندفاع امراض کے لئے کیا جاتا ہے۔ مریض کے لئے صدمہ کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ باعث صحت وتندرستی ہوتا ہے مختصر یہ کہ قوت جاذبہ کو چہل بازی اور تماشا نہ خیال کرنا چاہیئے۔ اور نہ ایسی عجیب طاقت کو ازراہ تفریح استعمال کرنا اس سے پہلے کہا گیا ہے۔ کہ جب سمپاتھائی کے عمل کو بیوقوف عامل کرے گا تو اس سے برُے نتیجے پیدا ہونگے۔ پس اس صورت میں اگر اتفاقاً ایسا امر واقع ہو کہ کوئی بیوقوف عامل کسی کو خواب مقناطیسی طاری کرے۔ خواہ وہ عمل استرداد جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ بہتر یہ ہے۔ کہ خوابیدہ کو سونے دیں۔ اگر عامل استرداد عمل قوت جاذبہ کر سکتا ہے۔ تو کرے لیکن آہستگی اور آرام کے ساتھ اس کو بیدار کرے۔ اتنا اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک کوئی تجربہ کار عامل موجود نہ ہو۔ ہرگز اس قوت کا امتحان نہ کیا جائے۔ مبادا کوئی خرابی پیش آئے۔ اگر اسوقت کوئی تجربہ کار عامل موجود ہوگا۔ تو مناسب تدبیر تو کریگا۔

اس سے پہلے بیان ہوا ہے۔ کہ مقناطیسی خواب والا سمپاتھائی کے درجہ میں اپنے عامل اور اس سے کہ جو اس حالت میں اسکا مرلوط ہے۔ دلی اضطراب میں بھی شرکت رکھتا ہے۔ لہذا احتیاط کرنی چاہیئے کہ کسی دوسرے شخص کو اس حالت میں شریک حال معمول نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس شرکت سے معمول کو تکلیف کا احتمال ہے ممکن ہے۔ کہ اس وقت اسکا شریک حال اپنے دل پر کوئی صدمہ یا رنجیدہ خیالات رکھتا ہو۔ اور اس کے باعث معمول کو رنج پہونچے

گو یہ شرکت ہمیشہ موجب تکلیف نہیں۔ مگر اسی صورت میں جسکا ذکر کیا گیا۔ اسلئے احتیاط شرط ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ بعض اوقات جو تکلیف معمول کو ہوتی ہے۔ وہی عامل میں اثر کر جاتی ہے۔ مثلاً اگر معمول کے سر یا دانت یا کسی اور جزو کل میں درد ہے وہ درد عامل کے اوپر اثر کر جاوے گا۔ اور معمول کو آرام ہو جائیگا۔ اور اکثر ایسا ہوا ہے۔ کہ جب ایک شخص کے کسی جگہ درد ہوا۔ اگر اس عضو پر رومال رکھ کر اور وہ رومال عامل کے پاس بھیجدیا گیا۔ تو وہی درد عامل کو عارض ہو گیا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ عامل کے کسی جگہ یا فرض کرو سر میں درد ہے۔ اور اس نے تندرست شخص پر مقناطیسی عمل کیا۔ تو اسکا درد منتقل ہو کر معمول کے سر میں چلا گیا۔ اور عامل اچھا ہو گیا۔ اور معمول کے سر میں تمام دن درد ہوتا رہا۔

بارھواں باب

کلروائینس کے بیان میں

کلروائینس مدارج قوت جاذبہ کا ایک اعلیٰ درجہ ہے۔ کہ جسمیں

انسان تمام دنیا کا اگلا پچھلا حال جان سکتا ہے۔ اور اپنے آپ کو مختلف اقسام سے ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اس حالت میں مقناطیسی خواب والا اپنے شریک خواب کے باطنی خیالات کو معلوم کر سکتا ہے۔ یہانتک کہ وہ یہ بھی جان سکتا ہے۔ ان خیالات کی بنا کیا ہے۔ اور کیوں پیدا ہوئے۔ خواہ وہ خیالات اس کے غایب دوست کے متعلق ہوں۔ یا خانگی معاملات کے متعلق یا سوائے اس کے درحقیقت یہ تمام حالات کو جو صاحب خواب کو معلوم ہوتے ہیں۔ عامل کی قوت متخیلہ میں مقناطیسی قوت کے اثر کرنے سے ہوتے ہیں۔ اور صاحب خواب اس کے ذریعہ سے اپنے عامل کے ساتھ تمام حالات میں اُنس واتحاد رکھتا ہے اور ان کو معلوم کر کے ہوشیاری اور درستی کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اور صاحب خواب اس سے بالاتر مختلف حالات بھی بیان کر سکتا ہے۔ نہ صرف اس شخص کے حالات موجودہ کو کہ جو اس حالت میں شریک اس کا ہو۔ بلکہ اس کے گذشتہ حالات کو بھی اس طور سے کہ گویا یہ اس کا شریک حافظہ ہوا ہے۔ اور نیز ان حالات کو بیان کرتا ہے۔ کہ جو عامل کو یاد رہا ہو کہ فلاں وقت فلاں ماجرا گذرا تھا۔ تو صاحب خواب اسکو تفصیل کے ساتھ بیان کر سکتا ہے۔ اور اس پر بھی کچھ منحصر نہیں ہے بلکہ ممکن ہے۔ کہ جو گذری ہوئی بات عامل کو یاد بھی نہ رہی ہو اس کو بھی معمول بیان کر سکے۔

چنانچہ بارہا ایسا اتفاق پڑا ہے۔ کہ عامل اور صاحب خواب کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہوا۔ کہ جو بات صاحب خواب نے عامل کے گذشتہ حالات کے متعلق بیان کی عامل نے اُسے

تسلیم نہیں کیا۔ مگر جب بعد میں اسکی تحقیق کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ صاحب خواب سچ کہتا تھا۔ اور پھر عامل نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اُس کی وجہ یہ تھی۔ کہ عامل کو وہ بات مطلقاً یاد نہ رہی تھی۔ تو چونکہ وہ بھول گیا تھا۔ اس لئے انکار کرتا تھا۔ مگر جب اُسے یاد آگئی۔ تو صحیح مان لی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے صاحب خواب سے سوال کیا۔ کہ فلاں مکان کی حدود اربعہ کیا ہے اور اُس میں کون کون سی چیزیں موجود ہیں۔ صاحب خواب نے بیان کرنا شروع کیا۔ کہ اس مکان کی یہ شکل ہے۔ اور اتنے دروازے ہیں۔ اور چند کرسیاں اور چند میزیں اور چند الماریاں فلاں جگہ رکھی ہیں۔ وہ شخص ان تمام باتوں کی تصدیق کرتا گیا لیکن کسی خاص شے کی نسبت کہ وہ فلاں جگہ رکھی ہے۔ انکار کیا کہ وہاں نہیں ہے (بات یہ تھی کہ وہ اسکو بھول گیا تھا) مگر صاحب خواب اپنی بات پر اصرار کئے گیا۔ اور کہا کہ وہ چیز اسی جگہ رکھی ہے۔ آخر جب امتحان لینے والے شخص نے مکان میں جاکر دیکھا۔ تو واقعی صاحب خواب کا کہنا سچ نکلا۔ اور وہ شے اسی جگہ موجود تھی۔ جسجگہ خوابیدہ نے بتلائی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ صاحب خواب گذشتہ حالات کو سچ سچ بیان کرتا ہے۔

اب ہم مقناطیسی عمل کا ایک خاص ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ جو معمول غایب بینی کی صفت رکھتا ہے۔ ایسے پیشین گوئی کی بھی قدرت ہے۔ یعنے جس طور سے کہ وہ گذشتہ حالات دریافت کر لیتا ہے۔ اسی طرح وہ آیندہ حالات کو بھی دریافت کر سکتا ہے۔ مثلاً اگر معمول اپنے مزاج میں کوئی اختلال یا ناخوشی احساس کرے۔ تو بیان کرتا ہے۔ کہ فلاں ناخوشی مجھے عارض

ہوگی۔ یا اتنے دن تک میرے جسم میں مرض باقی رہیگا۔ اور فلاں روز جاتا رہیگا۔ لہذا حفظ صحت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ پیشین گوئی اس صورت میں ہوتی ہے۔ جب کہ مریض کا مقناطیسی عمل سے علاج کیا جائے۔ اور معمول پتہ بتائے۔ کہ یہ حالت اس پر کس وقت ظاہر ہوگی۔ اور کون سے درجہ تک پہنچیگا معمول ان تمام مراتب کو بیان کرسکتا ہے۔ اور یہ بتا سکتا ہے۔ کہ کس قاعدہ سے مقناطیسی عمل اس پر جلد اثر کریگا۔ اور جو صاحب کے ساتھ مربوط ہوں۔ وہ بھی بتلا سکتے ہیں۔ کہ کب اس کو مرض لاحق ہوگا۔ اور کس وقت جاتا رہیگا۔ چنانچہ ایک معمول نے ایک شخص کی بابت چھ سال پیشتر بتلا دیا تھا۔ کہ یہ اتنے برس کے بعد فلاں مہینہ اور فلاں دن اور فلاں وقت مرے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ کہ جو وہ وقت گذرنے کے بعد وہ شخص اسی روز فوت ہوا۔ جس کو معمول نے متعین کیا تھا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ معمول ان باتوں کو اپنے ذہن میں نہیں رکھتا۔ لیکن کلرواینس کی ایک دوسری خاصیت بھی ہے۔ وہ یہ کہ صاحب خواب سربستہ صندوق کے اسرار پر مطلع ہو سکتا ہے۔ یعنے اگر اُس کے پاس بند صندوق لاکر رکھ دیا جائے۔ اور اُس سے پوچھیں کہ اس میں کیا ہے۔ تو وہ صندوق کے اندر کی تمام چیزوں کو معلوم کرکے بیان کردیگا کہ اس میں فلاں چیز ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کہ جو صاحب خواب کے ساتھ مربوط ہے۔ یہ جانتا ہو۔ کہ صندوق میں کیا کیا ہے۔ کس واسطے کہ اس کا جاننا بمنزلہ صاحب خواب کے جاننے کے ہے ؂

بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ معمول کو شریک خواب کے
علم سے بھی مدد نہیں لینی پڑتی۔ بلکہ اگر حاضرین ہیں سے بھی
کوئی صندوق کی اندرونی اشیار کو جانتا ہوگا۔ تو معمول بیان
کرونگا۔ علاوہ ازیں صاحب خواب سربستہ خطوط کا مطلب بھی
بیان کر دیتا ہے۔

تیرھواں باب

جسم پر مقناطیس وغیرہ کا اثر

مصنوعی مقناطیس بھی انسان کے جسم پر اثر کرتا ہے۔ یعنے اگر
سنگ مقناطیس کو ہاتھ میں لے کر ایسی ترکیب سے ہاتھونکے اشارہ
سے مسمریزم کا عمل کریں۔ تو اسکا اثر بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ہاتھ کے
عمل کا اثر ہوتا ہے۔ بلکہ اس ترکیب سے ہاتھ اور مقناطیس کا اثر دونوں ملکیا
جمع ہوکر زیادہ اثر کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ معمول کے
ہاتھ میں سنگ مقناطیس دیتے ہی قوت جاذبہ کا اثر ہوگیا۔ اور عامل
کو ہاتھوں سے اثر پہنچانے کی ضرورت بھی نہ واقع ہوئی۔
ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جس عامل کے ہاتھ سے کبھی اثر
ظاہر ہی نہیں ہوا تھا۔ محض مقناطیس کو ہاتھ میں پکڑنے سے اسکے
ہاتھ میں اثر پیدا ہوا۔ یہانتک کہ اگر درمیان میں کچھ فاصلہ بھی ہوتا
تو بھی اثر کرتا بلکہ معمول کے ہاتھ پیروں میں سستی پیدا ہوکر تشنج کی حالتکو پہنچ جاتا

مصنوعی مقناطیس کا اثر تندرست آدمیوں پر ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر تمام چیزوں کے درمیان سے گذر جاتا ہے۔ یعنی ہر ایک شے میں سرایت کر جاتا ہے۔ بس یہی فرق اس میں اور برق میں ہے۔ کیونکہ برق کا اثر سیسہ اور لفت میں موثر نہیں ہے۔ اور دیگر فلزات میں موثر ہے۔ اور مثل کیفیت برقی اور مقناطیس مطلق کے یہ کیفیت جوہر مقناطیسیہ جسکا کام انسانی جسم پر اثر کرتا ہے۔ یورپ کے مشہور حکیم ریشن نبیک صاحب نے اسکا نام اوڈایل رکھا ہے۔ اور یہ کیفیت جوہریہ ہر ایک چیز میں ہوتی ہے۔ خواہ وہ مصنوعی مقناطیس ہو یا انسان کا جسم یا بلور اور اسکا ظہور بلحاظ قطبین یعنے قطب شمال و قطب جنوب کے ہوتا ہے۔ یعنے جس طور سے کہ ایک طرف جسم اور دوسری طرف اسکا عکس ہوتا ہے۔ اور خاصیت کیفیت اوڈایل کی یہ ہے۔ کہ مثل کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف رواں ہوتی ہے اور یہ روشنی نہایت لطیف ہے۔ یہانتک کہ آفتاب اور چراغ کی روشنی سے پنہاں ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ اس کی طبیعت نہایت لطیف ہے۔ اور دن میں اُس کی روشنی کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قطب شمالی کی طرف مصنوعی مقناطیس کا رنگ نیلا اور قطب جنوبی کی جانب اسکا رنگ سرخ دیکھا گیا ہے۔ اور یہ اوڈایل کی روشنی نہ صرف مقناطیس مصنوعی میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہر ایک جسم میں کہ جو کرسٹل کی ہیئت رکھتا ہو۔ موجود ہوتی ہے۔

کرسٹل اس چیز کو کہتے ہیں۔ کہ جو صاف شفاف روشن اور پہلو دار ہو۔ اکثر شیشے کی چیزوں کو جو یہ صورت رکھتی ہوں۔ کرسٹل کہتے ہیں۔ چنانچہ حسب نعت بلور کی پھلی کو ہاتھ میں پکڑ کر دیکھیں تو اس میں رنگ برنگ کی چمک دکھلائی دیتی ہے +

وہ روشنی جو معمول نقناطیسی خواب کی حالت میں دیکھتا ہے۔ کہ گویا عامل کی انگلیوں کے سرے سے باہر آتی ہے۔ وہ بھی اوڈایل کی روشنی ہے۔ عامل کے دونوں ہاتھ بمنزلہ دو قطب اور سر اور آنکھیں اور اس کے لب بمشابہ نقاط ماسک کے ہوتے ہیں کہ اس جگہ سے یہ روشنی جمع ہو کر عامل کی انگلیوں کے سرے میں ٹھہرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ معمول کے چہرہ پر ہاتھ پھیرنے اور اس کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے سے نقناطیسی خواب طاری ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر رلش بینک نے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ کیفیت اوڈایل جمیع اشیائے عالم میں موجود ہے۔ لیکن ہر ایک شے میں حسب استعداد مادہ تفاوت ہے۔ اور اس کیفیت کا وجود آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کی روشنی میں بھی دریافت ہوا ہے۔

جاننا چاہیے۔ کہ ارضی مقناطیس بھی انسان کے جسم پر کلی اثر رکھتی ہے۔ جیسا کہ اکثر اشخاص ایسے ہیں۔ کہ جب تک کہ انکا بچھونا سطح متوازی سمت الراس مقناطیس ارضی پر اور ان کا سر جانب شمال نہ ہو۔ ان کو نیند نہیں آتی۔ اس قسم کے بہت سے لوگ ہم نے دیکھے۔ اور سنے ہیں لیکن اب تک اسکا سبب معلوم نہیں ہوا۔ بعض اوقات اگر مریض کا بستر مذکورہ بالا طریقہ پر بچھائیں۔ تو وہ بعض بیماریوں سے جلد شفا پاتا ہے۔ اور بعض مریض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب انکا بستر متقاطع سمت الراس ارضی ہو۔ زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ یہانتک کہ وہ اس اذیت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اور یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ جس وقت معمول کو مقناطیسی عمل کے وقت اس طرح بٹھلائیں۔ کہ اسکا سر شمال کی جانب اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور نیز پاؤں بھی جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہوں۔

تو اس صورت دوسری حالت کی نسبت عمل کی تاثیر جلد ہوتی ہے
اس سبب کہ اوڈائل کی روشنی بخوبی دیکھی جاتی ہے۔

چودھواں باب

مقناطیسی عمل کے فایدے

علم مقناطیسی کے بڑے بڑے فواید ہیں۔ امراض اعصاب جو کہ پٹھوں اور رگوں کے متعلق ہوں۔ مقناطیسی عمل سے دور ہو جاتے ہیں۔ جو شخص مبتلائے مرض بے خوابی ہو اس عمل سے اسکو نیند آجاتی ہے اور امراض مزمنہ مثل درد سر اور لقوہ اور صرع اور سکتہ اس عمل سے بخوبی جاتے رہتے ہیں۔ جب تم عمل کرو اور ایک مرتبہ فائدہ نہ دیکھو تو کبھی مایوس اور نہ امید مت ہو۔ اور کمال اطمینان کے ساتھ تکرار عمل میں مشغول ہو۔ اس لئے کہ رفتہ رفتہ آرام ہو جائے گا۔

اگر صرع اور جنون والے مریضوں کو اطبا جواب دے چکے ہوں تو تم مقناطیسی عمل سے اُن کا معالجہ کرو۔ اور یقین رکھو۔ کہ ان کو ضرور آرام حاصل ہو جائیگا۔ کس لئے کہ مجنون کی طبیعت میں مقناطیسی عمل زیادہ اثر کرتا ہے۔ کیونکہ اس مرض کی وجہ یہ ہے۔ کہ مریض کے جسم میں جو جوہر مقناطیسیہ ہے۔ اس کی تقسیم بدن میں ٹھیک نہیں ہوتی۔ اور اس خلل کے واقع ہونے سے جنون لاحق ہو جاتا ہے

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت سے مجنون ایک خاص مقناطیسی حالت میں ہیں۔ یعنے جیسے کہ مقناطیسی حالت اور طبعی حالت میں معمول کو ایک وقوف اور ادراک علیحدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح مجنون بھی ایک جداگانہ حالت اور اکی پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ اور اپنے خیالات اور حرکات کو صحیح جانتا ہے مگر جو لوگ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ یا اُس کی حالت دیکھتے ہیں۔ وہ اس کی حرکات کو جنون پر معمول کرتے ہیں۔ لیکن مجنون پوشیدہ حالت اور کیفیت اموات اور اشیائے بعید کو اپنی صاف باطنی کے ذریعہ سے کہ جو اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھتا ہے اور ان مشاہدات کے نظارے میں مستغرق ہوکر ایک وجدانی کیفیت ظاہر کرتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ سکوت اور انتقال حواس کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ لوگ اُسے دیوانہ کہتے ہیں۔ اور اُس کی باتوں اور حرکتوں کو بے معنی سمجھ کر محبوس کرتے ہیں۔ تاکہ محبس میں پڑا پڑا مر جائے۔

افسوس کہ ایسے شخص کا نام دیوانہ رکھتے ہیں۔ صرف اس سبب سے کہ وہ امورات دنیاوی کے سرانجام کے لئے قابل نہیں ہے لیکن اس کے مراتب پر نظر نہیں کرتے کہ اسکو کیا کیا درجے حاصل ہیں +

مجنون اپنے آپ کو مجنون نہیں سمجھتا۔ اسلئے کہ وہ ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے۔ جس کو رویا غائب بینی کے نام سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور واقعی وہ پوشیدہ حالات دیکھتا ہے۔ اور یہ حالت اس سبب سے ہو جاتی ہے۔ کہ اُس کے جسم میں مقناطیسی جوہر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دماغ پر اس قدر غلبہ

حاصل کر لیتا ہے۔ کہ جس کی تاثیر سے اُسکے حواس باطنی کھل جاتے ہیں۔ اور حواس ظاہری سے باز رہکر خارج از وہم و قیاس باتیں کرتا ہے۔ لیکن جھوٹ نہیں کہتا۔ کیونکہ جو کچھ اس کے مشاہدہ اور خیال میں آتا ہے کہتا ہے۔ جس وقت مقناطیسی عمل سے اسکا معالجہ کرا جائے۔ یقیناً آرام ہوگا۔

چنانچہ دیکھا گیا کہ ایک شخص کو یہی کیفیت (یعنے اسکے جسم میں جوہر مقناطیسیہ حد سے بڑھ گئی تھی) طاری ہوئی۔ اور قریب تھا کہ جنون کے درجہ کو پہونچ جائے۔ کہ یہ حالت دیکھ کر اسکو پکڑ کے ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ اور اس کے اقربا نے جلدی سے ایک مسمیریزم کے عامل کو بلا کر اس پر مقناطیسی عمل کرایا۔ بیچارہ دیوانگی کے راستے سے ہٹ کر ہوشمندوں کے مجمع میں ملگیا۔ اگر اُس وقت فوراً اُس کی خبر نہ لی جاتی۔ تو اسکے پاگل ہونے میں کوئی شک نہ رہا تھا۔ پس لازم ہے۔ کہ ایسے امراض کا علاج مقناطیسی عمل کے ذریعہ سے کیا کریں۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایک روز اس علم و عمل کے ذریعہ سے تمام مشکل علوم آسان ہو جائینگے۔ اور روح اور جسم کا تعلق اور اُس کی حقیقت کیفیت اور ماہیت صحیح صحیح دنیا پر روشن ہو جائیگی لہٰذا ہر شخص کو شوق اور محنت سے اس علم میں کمال حاصل کرنا چاہیئے +

تمام شد